Regd. L. No 2595 ❖ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

Regd. L. No 2595 | ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کی اہم فرائض کو بجالانیوالا واحد اخبار | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

ویہدی اللّٰہ لنورہ من یشاء

نور

ہر ماہ کی ۳ و ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر سردار محمد یوسف

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت ظاہر کرنا۔
(۲) غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا۔
(۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل اور صحیح جواب دینا۔
(۴) راعی اور رعایا کی تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا۔

ضوابط

چندہ سالانہ عوام ۳ ؎
ششماہی ۱ ؎ ۱۰
سالانہ سرپرستوں سے ۵ ؎
امراء ۵
ممالک غیر سے صرف
آٹھ شلنگ

جلد ۲۵ | اخبار نور قادیان دارالامان مؤرخہ ۱۷ ستمبر ۳۵ء مطابق ۱۸ جمادی الآخر ۱۳۵۴ھ | نمبر ۴

قرآن شریف کا ہندی ترجمہ

یقیناً خیر خواہان ملت اس خبر کو نہایت انبساط سے سنیں گے کہ الحمد للہ فرقان حمید کا ہندی ترجمہ نصف سے زیادہ طبع ہو چکا ہے، انشاء اللہ بقیہ اول تو تین ورنہ حد چار ماہ میں مکمل ہو جائیگا، جب میں نے مشنری رپورٹوں میں یہ پڑھا کہ عیسائیوں کی باہمت قوم نے دنیا کی نو سو السنہ میں سے آٹھ سو چھہتر زبانوں میں اپنے مقدس صحیفہ کا ترجمہ کر دیا ہے۔ اور پچیس زبانیں بھی وہ ہیں جن کی تا حال الف با ایجاد نہیں ہوئی، تو میری روح پھڑک اٹھی، کہ کہاں ہمارا یہ حق الیقین کہ فرقان کریم آخری الہامی صحیفہ ہے اور اسی پر چلنے سے دنیا کی نجات وابستہ ہے اور پھر کہاں ہماری سستی کہ اور تو اور اس وقت تک ہندوستان کی رائج الوقت السنہ میں بھی فرقان کریم کے تراجم نہیں کر سکے، چنانچہ اسی ملی جذبہ نے باوجود بے بسی اور بیکسی کے کلام مجید کے گورمکھی ترجمہ پر آمادہ کیا، جو چھپکر گورمکھی دان سلک کے ہاتھوں میں پہنچ بھی چکا ہے، اور جو الحمد للہ اس کے شیریں ثمرات سے مستفیض بھی ہو رہی ہے اور اسی اضطراب نے فرقان حمید کے ہندی ترجمہ کے لئے ابھارا، جو اللہ کے کرم سے تین چار ماہ تک ہندی دان پبلک کے ہاتھوں میں پہنچ جائیگا، یہ محض اللہ کا کرم ہے اور اس کے پیارے کلام کی برکت، ورنہ نہ میرے پاس قابلیت اور نہ روپیہ، میں اپنی بے بسی کو کسی اور کی نسبت زیادہ بہتر سمجھتا ہوں، مگر یہ اللہ کا محض فضل ہے کہ وہ مجھ ناچیز سے کام لے رہا ہے، اسکی قدرت کے کیا کہنے، جب اس نے حضرت موسیٰؑ کے عصا سے کام لے لیا، تو اگر اس قادر مطلق ہستی نے مجھ ناچیز کو بھی کوئی خدمت کا موقعہ دیدیا تو یہ محض اس کی ذرہ نوازی ہے، میری کوئی خوبی نہیں۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت

جس کا دوسرا نام "پوتر جیون" ہے، یقیناً دوست اس خبر کو کمال خوشی سے سنینگے کہ چار سو صفحات میں سے ۱۴۴ صفحے چھپ چکے ہیں، اور میرا خیال ہے کہ انشاء اللہ تین ماہ تک یہ بھی مکمل ہو جائے گی، گو ایک ہی وقت میں فرقان کریم کے ہندی ترجمہ اور گورمکھی سیرت کو شروع کرنے سے میں اپنے آپکو غیر معمولی طور پر کام کے نیچے دبا ہوا پاتا ہوں، جس کا کسی قدر اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ بعض اوقات مجھے بارہ بجے کے کھانا کھانے کی بھی فرصت نہیں ملتی، مگر ایک ہی وقت میں دو کام شروع کرنے کا یہ بھید ہے کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں جو کار خیر جتنی جلدی بھی انجام پذیر ہو سکے اسے غنیمت سمجھنا چاہیئے، سیرت کی ضرورت ترجمہ سے کم نہ تھی، آئے دن اغیار کی طرف سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں سوء ادبی سے کام لیا جاتا ہے، وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں اور اس کے نتیجہ میں جو ہندو اور مسلمانوں میں سر پھٹول ہوتی، آزردگی اور کشیدگی پھیلتی ہے، اسے بھی آپ دوست بخوبی جانتے ہیں اغیار کی اس ذہنیت کو بدلنے کا ایک ہی ذریعہ ہے وہ یہ کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے لوگوں کو آگاہ کر سکیں، میرا یہ ایمان ہے کہ جو شخص بھی خالی الذہن ہو کر رسول مقبول صلعم کی سیرت مطہرہ کو پڑھیگا وہ حضور پر نور کے قدموں میں سر دھرا اور عقیدت کے پھول چڑھائے بغیر نہیں رہ سکیگا، اسی مقدس احساس نے باوجود اس بے بسی اور بیکسی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت لکھنے کیلئے آمادہ کیا، الحمد للہ جو اب زیر طبع ہے، کلام مجید کے ہندی ترجمہ اور حضرت اقدسؐ کی گورمکھی سیرت کی طباعت کے متعلق دوستوں کا بھی آخر کچھ فرض ہے اور وہ فرض کیا ہے اسے دوستوں کو خود بھی سمجھنا چاہئے، اور جب وہ اس پر ذرا بھی غور فرمائینگے، تو ان کا دل انہیں یہ کہیگا کہ اس کار خیر اور بہترین تبلیغی کام میں ایک مجاہد بھائی کا ہاتھ بٹانا ان کا فرض اولیٰ ہے

آفتاب برقی پریس امرتسر میں باہتمام شیخ غلام حیدر پرنٹر چھپا اور سردار محمد یوسف پبلشر نے قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی پردہ ایک ہندو عورت کی نظر میں

(راقمہ شریمتی لیلاوتی جی)

۱۱ اپریل کے اخبار "ملاپ" میں "نئی بدعت" کے عنوان سے مہاشہ خوشحال چند جی خورسند کا ایک بصیرت افروز مضمون شائع ہوا ہے، جس میں لکھا ہے کہ مغربی تہذیب کی کورانہ اور مادر پدر آزادانہ تقلید نے نوجوان ہندوستانی لڑکیوں کو بلا شادی زندگی بسر کرنے پر آمادہ کر دیا ہے، مہاشہ جی اس بدعت کا باعث اعلیٰ تعلیم سمجھتے ہیں، لیکن میرا دعویٰ ہے، کہ اس بدعت اور اغوا اور دیگر ہمچنیں خرابیوں کی واحد ذمہ دار بے پردگی ہے، اور یہ وہ سچائی ہے، کہ جسے آج نہیں تو کل بے جا آزادی کی لہر میں بہنے والے ہندوستانیوں خصوصاً ہندوؤں کو تسلیم کرنی ہی پڑے گی، میں نے اپنے کسی گزشتہ مضمون ——— میں پردہ کی ضرورت و اہمیت کو واضح کر کے دکھلا دیا تھا کہ مستورات کی عفت، عصمت کا سب سے بڑا محافظ ستر یعنی پردہ ہی ہے، خود الفاظ استری اور مستورات کا مخزن بھی ستر یعنی پردہ ہے، کیونکہ جب تک جوان مرد و عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھیں تب تک جذبات کو جنبش نہیں ہوتی، اور پردہ ایک دوسرے کو دیکھنے اور ملنے میں سخت رکاوٹ ہونے سے عصمت و عفت کا زبردست معاون ہے، نتیجہ صاف ہے کہ جس ملک و قوم کی عورتوں میں پردہ ہوگا وہاں کی عورتیں بے پردہ عورتوں کی نسبت زیادہ تر پاک و صاف ہوں گی، باوجود اعلیٰ تعلیم کے یورپ و امریکہ میں باکرہ بیویوں کا نہ صرف قحط ہی ہے، بلکہ مجھے اپنی بعض معزز یورپین سہیلیوں سے معلوم ہوا ہے کہ بے پردگی کی لعنت کی واحد وجہ سے یورپ میں بڑے بڑے آدمیوں کو بھی باکرہ بیوی ملنا ناممکنات سے ہے، یہ سب بے پردگی کا ہی کڑوا پھل ہے، اگر اب بھی پردہ کا مناسب انتظام نہ کیا گیا تو وہ روز بد دیکھنا دور نہیں جبکہ ہندوستان میں بھی بکارت کا دیوالہ نکل جائے گا، اور یہی آریہ سماجی اخبارات جو نادان دوست کی مثل پردہ کی مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ ہندوستان کی نسوانی تباہی کا موجب گردانے جائیں گے آریہ سماج پردہ کی مخالفت اس لئے نہیں کرتی کہ پردہ میں کوئی برائی انہیں دکھلائی پڑتی ہے ورنہ وہ پردہ کی خرابیوں اور خوبیوں کا مقابلہ کرتی، بلکہ اس لئے کرتی ہے کہ پردہ جیسی مفید رسم اسلامی ہے۔

سب سے زبردست اعتراض پردہ کے خلاف یہ کیا جاتا ہے، کہ برقعہ یا چادر اوڑھنے سے صحت خراب ہو جاتی ہے، میں نہیں سمجھتی کہ جب تمام جسم کپڑوں سے ڈھکے رہنے پر صحت خراب نہیں ہوتی، تو برقعہ سے چہرہ اور سر چھپانے سے صحت کیونکر خراب ہو سکتی ہے، خصوصاً جب کہ برقعہ میں آنکھوں اور منہ کے سامنے روشنی اور ہوا کے لئے جالی کا خاطر خواہ انتظام رکھا جاتا ہے، اصل بات تو یہ ہے کہ آجکل مغربی آزادی نسواں سے بیہودگی کا درجہ حاصل کر لیا ہے، اور عشرت پسند نوجوان مرد و زن آپس میں آزادی کے ساتھ ملنے جلنے کی خواہش سے پردہ کی مخالفت کر رہے ہیں، اور آریہ سماجی اخبار نادان دوست ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں، محض اس حسد اور ضد سے کہ خواہ مخواہ اسلامی خوبیوں کو بھی خرابیاں ظاہر کیا جاوے، میرا دعویٰ ہے کہ سوائے عیاش طبع نوجوان عورتوں اور مردوں کے کوئی غیرت مند شریف ہندو بھی بے پردگی کو پسند نہیں کریگا، پردہ کی مخالفت محض اس لئے کی جاتی ہے کہ نوجوان مرد ناپاک جذبات کے ماتحت تمام عورتوں کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں، مرحوم اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا ہے؎

بے پردہ دیکھیں میں نے جو کل چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے بیبیو! پردہ گیا کہاں؟
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

بقول مرحوم اکبر ٹھیک آریہ سماجیوں کی عقل پہ پردہ پڑ گیا ہے، جو محض عداوت اسلامی کی بناء پر پردہ جیسی مفید رسم کی مخالفت کر رہے ہیں، بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے، کہ میری تمام عیسائی بہنیں تو سر پر کپڑا رکھنا بھی گوارا نہیں کرتیں، بلکہ نصف بازو، نصف ٹانگیں، اور نصف جسم (چھاتی) کو برہنہ رکھنے میں تہذیب جانتی ہیں، اور پردہ دار ہندو مسلمان لیڈیوں کو نیم وحشی اور غیر مہذب سمجھتی ہیں، بلکہ پردہ دار شریف ہندوستانی عورتوں کو "لیڈی" کہنے میں بھی عار محسوس کرتی ہیں، اور "لیڈی" کا مصداق صرف ان نوجوان عورتوں کو سمجھا جاتا ہے، جو مادر پدر آزاد ہیں، عیسائی بہنیں عموماً بناؤ سنگار کر کے بالوں میں کلپ، کانٹے، ہیئر پن، پھول اور ریشمی فیتے اور ٹائیاں باندھ کر برہنہ چھاتی پھرنا ہی عیسائیت کا امتیاز سمجھتی ہیں۔

میری ہندوستانی و عیسائی ماتا اور بہنو! ہوش میں آؤ، اور آپ خود پردہ کرو، اور اپنی بہو بیٹیوں کو پردہ میں رہنا سکھلاؤ، ورنہ یورپ اور امریکہ کی مثل ہندوستان میں بھی باکرہ بیویوں کا قحط پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ اور اے مچھ منڈے نوجوانو! اپنی بہنوں اور بیویوں اور بیٹیوں کو نامحرموں کی ناپاک نظروں سے دیکھنے سے شرماؤ، اور اے آریہ سماجی نادانو! اس نادان دوستی سے باز آؤ اور ضرب المثل ہندوستانی غیرت کو تباہ مت کرو، ہندو بیوی کی ضرب المثل پتی بھگتی اور ستتو (ستی پن) بھی پردہ کے ساتھ ساتھ لازم و ملزوم ہے۔

اگر میری کوئی بہن پردہ کے حسن و قبح پر تحریری بات چیت کرنی چاہے تو میں ہر وقت تیار ہوں۔ (ماخوذ)

نور اور نور کے ناظرین!

نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لا رہا ہے دشمن تک بھی اس کے معترف ہیں ایسے مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا ملاحظہ اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے، لہٰذا دوستوں کا فرض ہے کہ نور کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

احرار اور احمدی

احرار کی خاطر لوگوں نے بہت سی قربانیاں کیں، جیل گئے، وطن سے بے وطن ہوئے، جائدادیں چھوڑیں۔ ہجرت کے زمانہ میں مسلمانوں نے لاکھوں کھا روپیہ کی جائدادیں کوڑیوں پر فروخت کیں اور اچھے اچھے عہدوں سے استعفے دے کر ہجرت کیلئے آمادہ ہوئے، بہت سے مسلمان کنگال ہوگئے اور کنگال بھی اتنے کہ روٹی کیلئے محتاج، بہت سے مسلمان بے روزگار ہوگئے، جو آج تک دربدر خاک بسر ہو رہے ہیں...... اور جنہیں آج تک سر چھپانے کو جگہ نہیں مل سکی، غرضیکہ مسلمانوں کی اقتصادی، تمدنی اور مجلسی حالت کو وہ زبردست دھکا لگا، کہ آج تک نہیں سنبھل سکے، کشمیر کے معاملہ میں احراری لیڈروں نے سینکڑوں نہیں ہزاروں مسلمانوں کو جیل میں ڈلوا دیا، مگر نتیجہ کیا نکلا؟ خاک...... رہی سہی بات بھی جاتی رہی، غرضیکہ احرار نے جس کام میں بھی ہاتھ ڈالا، اسے لے ڈوبے۔ میں نے بہت غور کیا ہے، مجھے احرار کا کوئی ایسا کارنامہ باوجود تلاش کرنے کے بھی نہیں مل سکا، جس کیلئے میں انہیں مبارکباد دے سکوں ہاں مسلم تخریب اور خانہ ویرانی میں کلام نہیں۔

۱۹۲۲ء میں راجپوتانہ میں مسلمانوں کے ارتداد کی وہ آندھی چلی کہ خدا کی پناہ! سینکڑوں نہیں ہزاروں مسلمان مرتد ہوگئے، مگر احرار کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی، اس ارتداد کے میدان میں، اگر کسی نے نمایاں کام کیا، جس سے آریوں کو دبنا پڑا تو وہ صرف احمدی جماعت ہی تھی جن کا ٹڈی دل فوراً ہی وہاں پہنچ گیا، اور انہوں نے وہاں جاکر وہ کارہائے نمایاں دکھلائے کہ جس سے دشمن کے چھکے چھوٹ گئے اور جب تک یہ مرتد ہونے والے واپس دائرہ اسلام میں نہ آگئے، احمدی سکھ کی نیند نہ سوئے بلاشبہ وہ وقت اسلام پر نہایت ہی نازک وقت تھا اگر اس وقت احمدی تن من دھن سے اس طرف توجہ نہ کرتے تو یقیناً یہ ارتداد کی وبا آج تمام ہندوستان پر چھا گئی ہوتی، اس مہم میں ہزاروں احمدیوں نے حصہ لیا، اور ان کا ہزاروں نہیں لاکھوں روپیہ خرچ آیا جس کا نتیجہ خدا کے کرم سے نہایت شاندار رہا، اس وقت یہ احرار جس گہری نیند سو رہے تھے، وہ اظہر من الشمس، غرضیکہ جب بھی میں احراری تاریخ پر نظر ڈالتا ہوں تو وہ مجھے بہت ہی مایوس کن نظر آتی ہے، کیا انہوں نے آج تک عیسائیوں، آریوں وغیرہ میں کوئی مشن قائم کیا، یا تبلیغی شعبہ میں کوئی حصہ لیا، کم از کم میرے علم میں تو نہیں، ہاں مسلمانوں میں پھوٹ ڈلوانے اور مسلمانوں کو جیل خانے بھجوانے اور انہیں دربدر کرنے کیلئے ان سے بڑھ کر اور کوئی بہادر نہیں، آج تک اسلام کی تائید میں انہوں نے کوئی ایسی کتاب لکھی جو اغیار کو اسلام کی طرف راغب کرسکے، یا انہوں نے اسلام کے لئے کوئی ایسا مبلغ پیدا کیا جس کے ذریعہ اسلام کا نام بلند ہوا ہو، یقیناً نہیں، بیشک تخریبی کام تو انہوں نے بہت کیا ہے، اور اس میں وہ سب سے بازی لیگئے مگر تعمیری کام انہوں نے آج تک کوئی نہیں کیا، برخلاف اس کے احمدی جماعت تعمیری میدان میں جو اسلام کی شاندار خدمات بجا لائی، وہ آج کسی تشریح اور توضیح کی حاجتمند نہیں، آریوں اور ہندوؤں وغیرہ کی طرف سے جب کبھی اسلام پر حملہ ہوا، یہ جماعت سب سے پہلے میدان میں آئی، خواہ وہ حملہ تحریری تھا یا تقریری، اور آج اگر عیسائی یا ہندو مناظر کسی کے سامنے آنے سے کنیاتے ہیں تو وہ احمدی جماعت ہی ہے، یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ۱۹۲۲ء کے ارتداد میں احمدی جماعت سینہ تان کر نہ کھڑی ہو جاتی، تو آج نہ صرف راجپوتانہ میں ہی بلکہ تمام ہندوستان میں یہ ارتداد کی باد سموم پھیل گئی ہوتی اور اکثر مسلمان کہلانے والے چوٹی اور جنیؤ پہنے ہوئے نظر آتے غرضیکہ اسلام پر خواہ مشرق میں حملہ ہو، یا مغرب میں۔ جنوب میں ہو یا شمال میں، یہی جماعت ہے جو باز کی سی تیزی کی طرح وہاں پہنچتی ہے، اور اسلام کا بول بالا کرکے نمایاں فتح حاصل کرتی ہے، غرضیکہ اسلام پر کہیں بھی حملہ ہو، یہی جماعت ہے، جو اسلامی درد سے بے چین اور مضطرب ہو جاتی ہے اور جب تک اسکا پورا پورا ازالہ نہ کرلے، اسے چین نہیں آتا، آج دنیا کا وہ کونسا خطہ ہے جہاں احمدی مشن قائم نہیں اور ان مشنوں کے ذریعہ اسلام کا بول بالا نہ ہو رہا ہو وہ جگہ جہاں لوگ بوجہ غلط فہمی کے یا بوجہ تبلیغ کے نہ پہنچنے کے اسلام کو ایک ہوّا یا سوسائٹی کیلئے ایک خطرناک چیز سمجھتے تھے، احمدیت کے مشنوں کے طفیل آج وہ لوگ اسلامی برکات کے گیت گا رہے ہیں، اگر احرار نے تبلیغی میدان میں اس کا پاسنگ بھی کام کیا ہوتا، تو مجھے انکی داد دینے سے مطلقاً دریغ نہ ہوتا، جب میں احمدیت کی سعی کے نتائج پر غور کرتا ہوں تو مجھے سینکڑوں غیر مسلم اسلامی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں، مگر برخلاف اس کے جب میں احرار تحریک کے نتیجہ پر غور کرتا ہوں، تو مجھے سینکڑوں نہیں ہزاروں مسلمان نیم خاندان دربدر اور خاک بسر نظر آتے ہیں، جو احراری تحریک سے قبل آسودہ حال تھے، اور اب نان جویں کو ترس رہے ہیں، غیر مسلموں پر اثر ڈالنا تو دور کی بات رہی احمدیوں میں اسلام کیلئے بے نظیر لگن اور دھت صرف تقریر تک ہی محدود نہیں بلکہ تحریری میدان میں بھی اس جماعت نے بے نظیر کام کیا ہے، جسکے دشمن تک معترف ہیں، آریوں اور عیسائیوں کے رد میں سینکڑوں نہیں ہزاروں کتابیں شائع کیں، پھر قرآن شریف کا انگریزی گورمکھی اور ہندی تراجم اس جماعت کے خدام نے ہی شائع کئے۔ جس کی فی زمانہ سخت ضرورت تھی کیونکہ دنیا کو فرقان حمید کی تعلیم سے آگاہ کرنا یہ بہترین نیکی ہے اور لوگ بوجہ عربی نہ جاننے کے اس نعمت غیر مترقبہ سے نہ صرف بے بہرہ ہی بلکہ ...... بوجہ بے علمی کے بدظن بھی تھے، اور اب اپنی السنہ میں فرقان کریم کے تراجم پاکر جتنے وہ خوش ہوئے اور اس کے جو شاندار نتائج مترتب ہوئے اور ہو رہے ہیں، وہ اظہر من الشمس ہیں، ان تراجم کو پڑھ کر کئی دشمن اسلام گرویدۂ اسلام ہوگئے، مجھے تعجب ہے کہ جماعت احرار احمدیوں کے آزار کے درپے کیوں ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیوں کو نقصان پہنچانا گویا خادمان اسلام کو نقصان پہنچانا ہے، اگر یہ لوگ خدام اسلام کی جماعت نہیں پیدا کر سکتے تو کم از کم اسلام کی خدمت گزار جماعت کو نقصان پہنچانے کا مکروہ کام تو نہ کریں اگر احرار کو ہم سے کوئی اختلاف ہے تو اسے متانت اور سنجیدگی کے ساتھ طے کیا جا سکتا ہے اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کیلئے خطرناک بن جانا اور اپنے اخلاق کو بھی تباہ کر دینا، اس کا نتیجہ کبھی خوشگوار نہیں نکل سکتا، ان دو تین سالوں میں احرار نے جو گندہ لٹریچر پیدا کیا ہے اور دنیا کے مذاق کو جس بُرے رنگ میں بگاڑا ہے، اور تو اور خود آریہ سماج بھی اس گندے لٹریچر پر لعنت بھیج رہی ہے، چنانچہ ۲۵ راگست کا آریہ مسافر ایک احراری کی پنجابی نظم پر لکھتا ہے، کہ ”یہ نظم واقعی سخت دلآزار اور فحش ہے، ہماری پختہ رائے ہے، کہ جس شخص نے یہ لچر نظم لکھی ہے، اس نے اپنی جماعت اور مذہب کی کوئی خدمت نہیں کی، کیونکہ کسی شخص کو گالیاں دینے سے مذہب کی ترقی نہیں ہوا کرتی اس کیلئے تو دلائل اور اسوہ حسنہ کی ضرورت ہے، ہم خصوصاً احراری لیڈروں سے بڑے زور کے ساتھ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ انہیں ایسے غیر ذمہ دار اشخاص کو ایسی حرکات سے روک دینا چاہیئے“ کیا یہ غیر جانبدارانہ رائے کسی تشریح کی محتاج ہے؟ اگر احرار میں کچھ بھی شرافت ہے، تو انہیں اس غیر جانبدارانہ رائے پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے، نہ صرف غور بلکہ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ مجھے اس بات کا افسوس نہیں کہ احرار احمدیوں کے برخلاف کیوں لکھتے ہیں وہ لکھیں اور شوق سے لکھیں مگر تہذیب کے اندر رہ کر، تہذیب کو نظر انداز کر کے صرف یہی نہیں کہ ہم دوسرے کے دل کو دکھاتے ہیں، بلکہ اپنے اخلاق کو بھی تباہ کرتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ اس وقت جوش کی حالت میں احراری اپنے نیک و بد کو نہ سمجھ سکیں مگر وقت آئے گا جب انہیں اپنے ان مکروہ افعال پر خود بھی کف افسوس ملنے پڑیں گے مگر اس وقت کا اظہار افسوس ان کے کچھ کام نہ آئیگا خدا کرے کہ یہ اس وقت کے آنے سے پہلے ہی سمجھ سکیں۔

شذرات

میں یہ پہلے سے ہی کر رہا ہوں

ایک معزز دوست وانا ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں سے لکھتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھ لٹریچر میں کامل دسترس عطا فرمائی ہے، لہٰذا میری آپ سے یہ درخواست ہے، کہ آپ اسلامی کتب کے گورمکھی اور گورمکھی کتب کے اردو تراجم کے علاوہ سکھوں کی ایک ایسی تاریخ لکھیں جس میں ان تمام اعتراضات کا جواب ہو، جو مسلمان بزرگوں اور بادشاہوں پر کئے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ثابت کیا جائے کہ مسلمانوں نے ان سے کیا سلوک کیا، اور انہوں نے مسلمانوں سے کیا سلوک کیا، اگر یہ کام آپ سے سرانجام ہو جائے، تو آپ اسلام کی بڑی بھاری خدمت بجا لائیں گے“

نور - میرے دوست کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ میری طرف سے فرقان کریم کا گورمکھی ترجمہ طبع ہو کر گورمکھی دان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے، جس سے وہ بفضل ایزدی خاطر خواہ مستفیض ہو رہے ہیں اب کلام مجید کا ہندی ترجمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت زیر طبع ہے جو امید کہ انشاء اللہ تین چار ماہ تک یہ ہر دو روحانی تحائف پبلک میں آ جائینگے تاریخی نقطہ سے، دیر ہوئی، میں نے ایک سلسلہ مضامین اپنے اخبار میں شروع کیا تھا، جو کئی ماہ تک چھپتا رہا تھا، اور جسے اور تو اور سکھ اخبارات نے بھی اپنے کالموں میں نہایت فخر سے جگہ دی تھی، اب وہ کتابی صورت میں بھی شائع ہو چکا ہے جس کا نام ”مسلمانوں کے احسان سکھوں پر“ ہے، دوستوں کو چاہیئے کہ اس مجموعہ کو کثرت کے ساتھ سکھوں میں تقسیم کریں، جس کا نتیجہ نہایت مفید برآمد ہو سکتا ہے۔ اس کی قیمت صرف ۳ر ہے۔

گورمکھی سیرت اور ہندی ترجمہ

دوستوں کا یہ فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت اور فرقان حمید کا ہندی ترجمہ بھی بکثرت اپنے ہندو دوستوں میں تقسیم کریں، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ صحیح معنوں میں اسلام کی حقیقت سے آگاہ ہو سکیں گے، دراصل عدم واقفیت ہی باہمی کشیدگی کا موجب ہوتی ہے اور اس کے ازالہ کی یہ بہترین صورت ہے کہ ایسے لوگوں کو حقیقتِ حال سے آگاہ کیا جائے، دُنیا میں بہت سے لوگ معقول پسند ہیں، مگر بوجہ اصلیت سے آگاہ نہ ہونے کے وہ ایک گونہ مغالطہ میں پڑے ہوئے ہیں، ایسی حالت میں ایسا ٹھوس لٹریچر ان کی خاطر خواہ راہ نمائی کر سکتا ہے، اور اگر ہم اس کیلئے عملی رنگ میں تیار ہو سکیں تو میں آپکو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم چار پانچ سال میں ہی اسلام کے متعلق دُنیا کی ذہنیت کو بدل سکتے ہیں۔

ہندی کا حامی اُردو کے لباس میں

۲۳ راگست کے جاگرت میں ایک ہندی کے حامی کے متعلق ایک نوٹ شائع ہُوا ہے، جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ان کو ہندی کی اشاعت کا اسقدر عشق بلکہ جنون ہے کہ وہ اور تو اور اخبارات کی چٹوں کو بھی اردو میں دیکھنے کے روادار نہیں مگر اس ہندی کے انوکھے حامی نے حال ہی میں ایک اشتہار شائع کیا ہے جو اردو میں ہے، اسی پر کیا منحصر ہے، جس قدر اخبارات ہندی کے حامی ہیں، بیشتر وہ اردو میں شائع ہو رہے ہیں، یہ بھی کیسی پر لطف بات ہے کہ اردو کے ہتھیاروں سے آراستہ ہو کر ہندی کیلئے جنگ کی جا رہی ہے، اس اصول پرستی کے کیا کہنے؟

جامع کلام

جناب گاندھی جی دورنگی یا بھورنگی باتیں کہنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں اس قدر ماہر ہیں کہ بسا اوقات ان سے مختلف مطالب نکل سکتے ہیں، اسے جامع کہیں یا مبہم، ہیں اسے ناظرین پر چھوڑتا ہوں - آجکل ریاست بڑودہ کے ایک گاؤں بیلائی میں بیچارے اچھوتوں کی شامت آئی ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے مویشیوں کی لاشوں کو اٹھانے سے انکار کر دیا ہے، جب یہ اچھوت اپنے دکھ کی فریاد جناب گاندھی جی کے پاس لیکر گئے، تو آپ نے یہ فرمایا کہ " اچھوتوں کے لئے مردار گوشت کا کھانا فی الحقیقت غیر مرغوب ہے، وہ مجبور نہیں ہیں، کہ مردار جانوروں کی لاشوں کو گھسیٹیں، مگر میرا خیال ہے کہ انہیں اس کام کو ترک نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ یہ کسب مقدس اور فائدہ مند ہے" اب سوال یہ ہے کہ یہ مقدس کام صرف بدقسمت اچھوتوں کیلئے ہی ہے یا اوروں کیواسطے بھی ہے اگر سب کیلئے ہے تو پھر جناب گاندھی جی دوسروں کو یہ مقدس فرض بجالانے کیلئے کیوں اپدیش نہیں دیتے اور اگر یہ مقدس کام محض اچھوتوں کیلئے ہی ہے تو پھر اس مقدس کام کی تعریف قابل غور ہے، جو اچھوتوں کے لئے تو مقدس ہے اور غیر اچھوتوں کیلئے غیر مقدس، کیا گاندھی جی کے کوئی ہمخیال دوست اس معمے کو حل کر سکیں گے؟

یہ ذہنیت قابل تعریف ہے!

ڈاکٹر محمد عالم صاحب ۲۸ اگست کے پرتاپ میں مسجد شہید گنج کے متعلق لکھتے ہیں کہ " کاش میں ایک خاص مذہبی عبادتگاہ کو بچانے کیلئے کچھ زیادہ کر سکتا، میرے یہ جذبات صرف میرے اپنے مذہب کیلئے ہی نہیں، بلکہ میں دوسرے مذاہب کا بھی احترام کرتا ہوں، میری زندگی میں وہ دن بڑے فخر کا ہوگا، جب میں کسی ہندو مندر سکھ گوردوارہ یا عیسائی گرجا کو توہین سے بچاؤں گا اور مجھے اس بات سے مسرت ہوتی ہے کہ ۱۹۲۱ء میں گورو کے باغ کے مورچہ کے دوران میں مں سکھ مجروحین کے علاج معالجہ کیلئے ڈاکٹروں کا ڈیپوٹیشن لیکر گیا تھا" ڈاکٹر صاحب موصوف کی یہ ذہنیت بہت مبارک اور یہ خالص مسلم ذہنیت ہے، اگر شہید گنج کی مسجد کے معاملہ میں سکھوں نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے، تو ہمیں اس کی وجہ سے اپنی اس مسلم خصلت کو نہیں بدلنا چاہئے، اور ہمیں سکھوں کے ساتھ اسی سلوک کے کرنے کے واسطے تیار رہنا چاہئے، جو ہم نے ۱۹۲۱ء میں گورو باغ کے مورچہ کے وقت کیا تھا، وقت آئیگا، جبکہ سکھوں کو اپنے اس فعل پر جو انہوں نے شہید گنج کی مسجد کے متعلق مسلمانوں سے کیا کف افسوس ملنے پڑینگے مگر پھر ہزار کف افسوس سے بھی یہ اخلاقی دھبہ دور نہیں ہو سکے گا۔

احرار کا نیا فریب

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب ۹ اگست کے منادی میں لکھتے ہیں کہ " میں اپنے مریدوں اور دوستوں اور سب مسلمان بھائیوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ احرار پارٹی کے سرکاری مولویوں سے ہوشیار رہیں، کیونکہ وہ مسلمانوں کے خلاف زبردست سازش میں مصروف ہیں اور وہ مسلمانوں کو ایک نئی قسم کا فریب دینا چاہتے ہیں" خواجہ صاحب ایک باخبر ہستی اور زمانہ کے نشیب و فراز سے بخوبی آگاہ ہیں، کیا ہی اچھا ہوتا، اگر وہ احرار کے نئے فریب سے مسلم دنیا کو آگاہ کر دیتے، تاکہ مسلمان انکی نئی چال سے آگاہ ہو کر ان کے دام تزویر میں آنے سے بچ جاتے۔

نومسلم ہونا کوئی جرم نہیں

مسٹر کے ایل گابا نے جب سے احرار کے خلاف صدائے حق کو بلند کیا ہے، پرتاپ ہاتھ دھو کر ان کے پیچھے پڑا ہوا ہے، ۲۹ اگست کے پرچہ میں یہ لکھتا ہے کہ " احرار کو گابا صاحب کی غداری کا سخت رنج ہوگا لیکن یہ کہنا بے محل نہیں، کہ انہوں نے ان کے نومسلم ہونے کا فائدہ اٹھایا، انہوں نے انہیں اسمبلی کیلئے کھڑا کیا تو اس لئے نہیں کہ ان سے قابل تر کوئی مسلمان نہ تھا بلکہ اس لئے کہ وہ نومسلم تھے، اور نومسلم ہونے کی وجہ سے وہ کامیاب بھی ہوگئے" مسٹر گابا کی قابلیت میں کوئی شبہ نہیں، ان کی انگریزی لیاقت مسلمہ ہے۔ اور صرف اس لئے ان کو محروم کیا جاتا اور یا ان کی ترقی کے راستے میں روڑے اٹکائے جاتے کہ وہ خوش قسمتی سے نومسلم تھے، اس سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہو سکتا ہے باقی رہا یہ سوال کہ مسلمان بعض حالات میں کسی نومسلم کو اور تو اور مساوی حقوق دینے کے بھی کہاں تک عملی رنگ میں روادار ہوتے ہیں، وہ "پیغمبر صحرا" کی آڑ لیکر مسٹر گابا کے برخلاف ایجی ٹیشن کے فعل سے بخوبی ظاہر ہے، اسلام خودداری اور خود اعتمادی سکھلاتا ہے اسلئے کسی نومسلم کو خواب میں بھی قدیم مسلمانوں پر بار نہیں ہونا چاہئے، ہاں ایک نومسلم کے لئے نئی زمین یا نیا آسمان یا نئی دنیا ہوتی ہے، اس لئے اگر وہ اپنے نئے بھائیوں سے ہمدردی کی توقع رکھے تو یہ ایک قدرتی بات ہے، فطرتاً انسان ایسے حالات میں ہمدردی کا خواہشمند ہوتا ہے۔

ایک ہندو دیوی اسلامی برکات کے حق میں

یکم ستمبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ " ہمدم میں ایک دیوی جی لکھتی ہیں، ہندو معاشرت میں عورت کا کوئی درجہ نہیں، مسلمان مرد اپنی عورتوں کی پرستش کرتے ہیں، مسلمانوں میں ہرگز وہ خرابیاں نہیں جو ہماری ذات میں ہیں، ہندو لڑکیاں سماج کے مظالم کی تاب نہ لا کر نکل کھڑی ہوتی ہیں" اس پر پرتاپ بہت سیخ پا ہوا ہے کہ مسلمانوں میں طلاق اور خلع ہے، پرتاپ کو یہ سمجھ لینا چاہئے، کہ خلع اور طلاق سوسائٹی کے لئے ضروریات سے ہیں، ایک مرد ایک عورت کو تکلیف دیتا ہے تو یہ بہتر ہے کہ عورت خلع کے ذریعہ اس عمر قید سے نجات حاصل کرے اور ایسا ہی معاملہ طلاق کا ہے، مگر اس کے لئے ہندو مذہب کی تعلیم کیا ہے، دور جانے کی ضرورت نہیں ہے، تلسی رامائن میں صاف الفاظ میں عورتوں کے متعلق یہ لکھا ہے۔

ڈھول گنوار لشوار ناری
یہ سب تاڑن کے ہتکاری

اس کا میں ترجمہ بھی نہیں دینا چاہتا، پھر مسلمانوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلم عورتیں حکمران گزری ہیں، مگر ہندو تاریخ کوئی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتی جس میں کوئی ہندو عورت حکمران گزری ہو، اسلام میں عورت کیلئے میکے سے بھی حقوق ہیں اور سسرال سے بھی، کیا ہندو مذہب کوئی ایسی مثال پیش کر سکتا ہے؟ غالباً نہیں۔

ویدوں کے ترجمہ کے لئے

۱۵۰۰۰ پندرہ ہزار روپیہ کا عطیہ

آریہ پرتی ندھی سبھا یو پی کو ساہو شو چندر جی سرائے ترین مراد آباد نے پندرہ ہزار روپیہ اس غرض سے دیا ہے، کہ اس روپیہ سے ویدوں کا ترجمہ کیا جائے، یہ بہت مبارک بات ہے اور دنیا ویدوں کے تراجم کو پڑھنے کی بڑی خواہشمند ہے، یجروید کا ترجمہ تو سوامی دیانند نے اپنی قلم سے ہندی میں کر دیا ہوا ہے، اگر یوپی کی آریہ سماج اس ہندی ترجمہ کو اردو کا جامہ پہنا سکے، تو یہ ویدوں کی بہترین خدمت ہوگی، کیونکہ ہندی دانوں کی نسبت اردو دانوں کی تعداد زیادہ ہے اور پھر یجروید کی ہندی ایسی دقیق ہندی ہے کہ جسے ہر ایک ہندی دان بھی خاطر خواہ نہیں سمجھ سکتا۔

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کی غیر مذاہب میں اشاعت

اس وقت خواہشمند گورمکھی دان سکھوں اور ہندوؤں کی خاصی درخواستیں آئی پڑی ہیں، جو فرقان حمید کے گورمکھی ترجمہ کے خریدنے کی توفیق نہیں رکھتے مگر پڑھنے کیلئے بیحد بیتاب ہیں، المنور کے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان روحانی پیاسوں کی پیاس کو بجھایا جا سکے، اگرچہ ہر ایک نیکی اپنے اندر خاص خوبی رکھتی ہے مگر ناواقف لوگوں کو فرقان کریم کی مقدس تعلیم سے آگاہ کرنا یہ جملہ نیکیوں کی سرتاج نیکی ہے، اس لئے دوست اگر اس کار خیر میں حصہ لے کر ان خواہشمندوں کو کلام مجید کے نور سے منور کر سکیں تو یقیناً وہ تبلیغ اسلام کے بہترین فرض کو بجا لائیں گے، اور اللہ کریم کے حضور اجر عظیم کے مستحق ہونگے فرقان حمید کے گورمکھی ترجمہ پر گھر کی لاگت قریباً پانچ روپے ہے مگر تبلیغ کی غرض صرف برائے نام ہدیہ ہے یعنی دو روپے، محصول ڈاک ۸/۔

ملنے کا پتہ ۔ مینیجر اخبار نور، قادیان ۔

رگوید کے قوانین اخلاق و معاشرت

ہندوستان میں آریہ اقوام کی آمد سے پیشتر جو قدیم ترین غیر آریہ نسلیں آباد تھیں، ان کے تمدن اخلاق و معاشرت کے متعلق صحیح اندازہ کرنے کیلئے نہ کوئی دستاویزی ثبوت مل سکتا، نہ دوسرے آثار و قرائن ایسے موجود ہیں، جن کے ذریعہ کوئی بات کہی جا سکے، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے، کہ آریہ قوم جب ہندوستان میں داخل ہوئی ہے تو آریوں کے مقابلہ میں ان کی معاشرت، اخلاق اور تمدن بہت پست حالت میں تھے اور اسی لئے وہ بہت جلد مغلوب و محکوم ہو گئے، آریہ قوم کی حالت ہندوستان میں داخل ہونے کے وقت کیا تھی؟ اس کا اندازہ اگر ہو سکتا ہے تو رگوید ہی کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے، جس کی نسبت نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں کیا تغیر و تبدل ہوا اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ رگوید واقعی اس زمانہ کے آریوں کی ایسی ہی مذہبی اور مسلمہ الہامی کتاب تھی، جیسا کہ آجکل بیان کیا جاتا ہے یا حقیقت کچھ اور تھی، رگوید کو اگر ایک مستند دستاویز تسلیم کر لیا جائے، تو اس کے ذریعہ اس زمانہ کے آریہ لوگوں کی نسبت بھی کہا جا سکتا ہے، کہ وہ بت پرستی سے تو قطعاً ناآشنا تھے، مگر عناصر پرستی کا ان میں خوب زور شور تھا، مظاہر قدرت اور قوائے فطرت کے آگے سر کو خم کرتے اور رعد و برق اور ابر و باراں و آفتاب و آتش وغیرہ کو معبود یقین کرتے اور ان کیلئے مراسم عبودیت بجا لاتے تھے تاہم ان میں ایک واجب الوجود اور خالق کائنات ہستی اور جزا و سزا کا تصور بھی موجود تھا اور اس واحد و لاشریک خالق کائنات کو وہ مختلف ناموں سے پکارتے تھے، رگوید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رگوید اصل مذہب کی جو الہامی و الہیٰ مذہب ہوگا، اصل الہامی کتاب نہیں ہے، بلکہ اس حقیقی اور سچے مذہب کے بگڑ جانے اور اس میں بہت سی بدعتیں شامل ہو جانے اور روحانیت و خدا پرستی کی جگہ دنیا پرستی و نفس پرستی کے پیدا ہو چکنے کے بعد کی تصنیف ہے اور اصل الہامی کتاب کو فراموش کر کے اسی کو اس الہامی کتاب کی جگہ دیدی گئی ہوگی جیسا کہ ہر الہیٰ اور الہامی مذہب کے بگڑ جانے کے بعد انسانی تصانیف الہامی کتاب کی جگہ لے لیا کرتی ہیں۔

"تم کبھی نہیں جانو گے اسے جس نے کائنات کو بنایا، کوئی چیز تمہارے اور اس کے بیچ میں حائل ہے، چاروں طرف کہر میں گھرے ہوئے پجاری بھجن گاتے ہوئے اور چڑھاوے چڑھاتے ہوئے بھٹک رہے ہیں۔" (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۲ رچا ۷)

رگوید میں کہیں کہیں گناہ، اور بدی یا نیکی اور ثواب کا ذکر بھی آتا ہے۔ مثلاً

"اے دیوتاؤ چڑھتے سورج کے ساتھ آج ہمیں سخت گناہ سے بچاؤ۔"

(رگوید منڈل ۱ سوکت ۱۱۵ رچا ۶)

یا مثلاً:۔

"اے اگنی اپنے علم کے ذریعہ ہم کو گناہ سے محفوظ رکھ، ہم کو حسد سے بچا، ہم مرنے کے بعد دیوتاؤں کے پاس اپنی دولت لیجا سکیں۔"

(رگوید منڈل ۱ سوکت ۳۴ رچا ۴ و ۵)

یا مثلاً:۔

"اے اگنی ہم سے ساری بدی کو دور کر، سارا گناہ ہم سے دور کر، ساری بدخیالی ہم سے دور کر۔" (رگوید منڈل ۴ سوکت ۱۱ رچا ۶)

لیکن زیادہ تر ایسی دعائیں اور التجائیں موجود ہیں جو ظاہر کرتی ہیں، کہ اس زمانہ کے آریہ اپنی دنیوی اغراض اور نفسانی خواہشات اور جسمانی ضروریات کے حصول کو زیادہ اہم اور مقدم سمجھتے تھے، اور رضائے الہیٰ اور نجات اُخروی سے غافل ہو گئے تھے، اور نیکی، بدی یا عذاب، ثواب کی طرف ان کی توجہ زیادہ نہ تھی، مثلاً:۔

"اے سوم رس پینے والے اگرچہ ہم نالائق ہوں، اے اندر تو بیحد مال و دولت رکھتا ہے، ہم کو عمدہ عمدہ گائیں اور گھوڑے عطا کر، اے صاحب قدرت خداوند تیری مہربانی ابد تک رہتی ہے، اس لئے اے اندر بیحد دولت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھنے والے ہمیں عمدہ عمدہ گائیں اور گھوڑے عطا کر، کاش ہمارے دشمن سو جائیں اور اے بہادر جو دوست ہیں جاگتے رہیں، اے اندر بیحد دولت رکھنے والے ہم کو عمدہ عمدہ گائیں اور گھوڑے عطا کر، اے اندر ہمارے مخالفوں کو برباد کر جو تیری تعریف بے سُری آواز سے کرتی ہیں اور اے اندر بیحد دولت رکھنے والے ہم کو عمدہ عمدہ گائیں اور گھوڑے عطا کر، ہمارے ہر ایک ملامت کرنے والے کو برباد کر اور جو ہم کو نقصان پہنچاتا ہے، اس کو ٹھہرا دے۔ اے اندر بیحد دولت رکھنے والے ہم کو عمدہ عمدہ گائیں اور گھوڑے عطا کر۔" (رگوید منڈل ۱ سوکت ۲۹

"اگنی امرت کا مالک ہے، دولت کا مالک ہے، وہی مستحکم خاندان کا دینے والا ہے اے خدائے قادر ایسا نہ کر کہ ہم تیرے بندے بلا اولاد اور بلا چرھاووں کے رہ جائیں۔"

(رگوید منڈل ۷، سوکت ۶ رچا ۶)

اسی طرح تمام کتاب کا بڑا حصہ اسی قسم کے گیتوں اور دعاؤں سے پُر ہے، کہیں کھیتی کے برباد کرنے والے لوگوں اور جانوروں کو بد دعائیں، کہیں بارش ہونے اور پیداوار کے اچھے ہونے کی التجائیں ہیں، کہیں سیاہ فام غیر آریوں کو غلام بنانے اور ہلاک کرنے کا شوق ہے، کہیں اچھی پیداوار کی خواہش اور کہیں عورتوں کی صحبت سے لطف اُٹھانے اور کہیں لوٹ کا مال ہاتھ آنے اور کہیں دشمنوں کے برباد کرنے کی آرزوئیں، غرض اسی قسم کی باتوں سے جن میں روحانیت اور اخلاقی تعلیم بہت کم ہے لبریز ہے۔

اس زمانہ کے آریہ الٰہی شریعت اور احکام الٰہی کی پابندی کو نیکی جانتے اور کسی حي و قیوم ہستی کی حفاظت کے قائل اور دعاؤں کو اپنے لئے مفید سمجھتے تھے مثلاً

"اے ورن دیوتا ہم آخر انسان ہیں، بار بار احکام شرع توڑتے ہیں، ہمیں موت کے حوالے نہ کر۔" (رگوید منڈل ۱ سوکت ۲۵ رچا ۲)

"جب کبھی ہم بے پرواہی سے شریعت کی خلاف ورزی کریں، تو اے خدا اس جرم کے عوض ہمیں سزا نہ دے۔" (رگوید منڈل ۱ سوکت ۲۵ رچا ۳)

اس زمانے کے آریہ شراب اور ایک نشہ لانیوالی بُوٹی سوم (غالباً بھنگ) عام طور پر استعمال کرتے تھے اور اس کو گناہ بھی نہیں سمجھتے تھے، اس لئے کہ وہ اپنے دیوتاؤں کو بھی شراب اور سوم رس کا پینے والا یقین کرتے تھے۔

"اندر پیاسے ہرن کی طرح سوم رس کو پیتا ہے یا اس سانڈ کی طرح جو بے آب بیابانوں میں گھومتا ہے۔"

(رگوید منڈل ۸ سوکت ۴ رچا ۱۰)

"سوم کے قطرے اندر کے اندر اس طرح لڑتے ہیں، جیسے آدمی شراب سے دیوانہ ہو کر لڑتا ہے۔" (رگوید منڈل ۸ سوکت ۲ رچا ۱۲)

"اے سبھاپتی آپ پیاسے بیل کی مانند سوم کو اچھی طرح پیو، یہ جسم کو موٹا کرتی ہے، سل بٹے پر رگڑ کر تیار کی جاتی ہے، اس میں ٹھنڈا پانی ملایا جاتا ہے۔"

(رگوید منڈل ۱ سوکت ۱۳۰ رچا ۲)

"میں سوم رس سے پیٹ بھر کر جو دھرم اپدیش کرنے لگا ہوں اس کو وہ لوگ جو اپنے مطلب کی سدھی چاہتے ہوں بغور سنیں، اگر اس حالت میں ہم سے کوئی گناہ ہو جائے تو آس پاس کے بیٹھنے والے سب لوگ ہمیں معاف کریں۔"

(رگوید منڈل ۱ سوکت ۱۷۶ رچا ۵)

منو مہاراج کے زمانے میں شراب کا استعمال معیوب سمجھا جانے لگا تھا جیسا کہ منو سمرتی سے ظاہر ہوتا ہے رگوید سے تعداد زوجات اور کثرت البعول دونوں کا پتہ چلتا ہے کہ اس زمانہ کے آریوں میں یہ مراسم موجود تھیں، (رگوید منڈل ۸ سوکت ۲۹ رچا ۳۶) میں ایک رشی کی پچاس بیویوں کا ذکر آتا ہے، اسی طرح بہت سے مقامات رگوید میں ایسے ہیں، جن میں کثرت زوجات کا نمایاں اور ناقابل شبہ ثبوت بہم پہنچتا ہے۔

"اے اسونس تم رات کے وقت کہاں ہو اور دن کے وقت کہاں ہو، تم کہاں اُترتے ہو تم کہاں بستے ہو کون تمہیں اپنے گھر کی طرف کھینچ لے جاتا ہے، جیسے بیوہ اپنے دیور، جیٹھ کو پلنگ کی طرف۔" (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۲ رچا ۴)

رگوید کے زمانے میں جوان لڑکیوں کو گھر پر بلا شادی کے رکھنا گناہ یا بے عزتی نہیں سمجھا جاتا تھا،

"جیسے نیک بخت کنواری اپنے والدین کے ساتھ رہتے ہوئے بوڑھی ہو جاتی ہے اور ان سے اپنا گزارہ حاصل کرنے کا حق رکھتی ہے ویسے ہی میں تیرے پاس دولت کیلئے آیا ہوں۔"

(رگوید منڈل ۲ سوکت ۱۷ رچا ۷)

راکھش اور دسیوں یعنی غیر آریہ لوگوں کو قتل کرنا ثواب سمجھا جاتا تھا۔

"اندر نے راکھشوں کو اپنے تیر سے ایسا جلایا، جیسے آگ خشک جنگل کو جلا دیتی ہے اندر نے اپنے تیر سے ہزار، دس ہزار، دس کروڑ دسیوں کو قتل کیا۔" (رگوید منڈل ۶ سوکت ۱۸ رچا ۱۰)

رگوید کے زمانے میں قمار بازی کو معیوب سمجھا جاتا تھا مگر اس کا رواج آریوں میں ضرور موجود تھا، جیسا کہ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۴ سے ثابت ہے، جھوٹ بولنے کو بُرا اور عیب کی بات خیال کیا جاتا تھا، چوری بھی ایک عیب اور گناہ کی بات تھی، بخل و کنجوسی کو عیب اور سخاوت کو خوبی سمجھا جاتا تھا، زنا اور جادو بھی عیب میں شامل تھے رگوید میں حیات بعد الممات اور جزاء اور سزا اور جنت و دوزخ کے عقیدے کا ذکر بھی موجود ہے۔

"جہاں ازلی نور ہے اس غیر فانی لازوال جہاں میں اے سوم مجھے جگہ دے جہاں خوشی خرمی ہے، جہاں راحت و فرحت آباد ہیں، جہاں ہماری تمام خواہشیں پوری ہو سکتی ہیں وہاں لیجا کر مجھے غیر فانی بنا دے۔" (رگوید منڈل ۹)

رگوید کے دسویں منڈل میں ہے، کہ "موت کے بعد ہمارا وطن وہ ہے، جو ہم سے کبھی چھینا نہ جائے گا۔" رگوید کے منڈل اول و چہارم و نہم میں دوزخ یعنی ایک گڑھے کا ذکر ہے، جس میں تمام بداعمال اور بیدین لوگوں کو مرنے کے بعد دھکیل دیا جاتا ہے، اور ان لوگوں کو ڈالا جاتا ہے جو قربانی نہیں کرتے، اور جھوٹ بولتے ہیں، اسی طرح جنت یعنی مقام راحت و مسرت کا ذکر آتا ہے، لیکن رگوید میں تناسخ (آواگون) کا ذکر کہیں بھی نہیں پایا جاتا، بلکہ جس قدر رشیوں کا ذکر آتا ہے، سب اس جہاں میں درازی عمر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے خواہاں اور مرنے کے بعد دوسرے جہاں میں راحت کے مقام پر پہنچنے اور عذاب سے بچنے کے آرزومند پائے جاتے ہیں بعض اپنشدوں سے تناسخ کے عقیدے کی ابتدا بتائی جاتی ہے، منوسمرتی میں ذات پات کی جو قیود اور دوجنما دیک، جنما اور برہمن و ویش وغیرہ کے جو امتیازات موجود ہیں، رگوید میں ان کا وجود بھی نہیں ملتا، رگوید میں بھی گوشت خوری موجود ہے، اور قانون منو میں، رگوید میں چھوت چھات کا بھی کہیں نام ونشان نہیں پایا جاتا، رگوید کے زمانے میں قربانیوں کا بہت رواج تھا، اور یہ قربانی کی رسم رگوید سے بھی زیادہ قدیم ہے، اس لئے کہ رگوید کے اکثر منتر ان قربانیوں ہی کی غرض سے تصنیف ہوئے گھوڑے کی قربانی بہت اعلیٰ سمجھی جاتی تھی، گھوڑے کے علاوہ گائے، بھینس، بکری وغیرہ کی بھی قربانیاں مروج تھیں اور قربانیوں کا گوشت بہت متبرک سمجھا جاتا تھا، انسان کی قربانی کا بھی ذکر آتا ہے، ایک رشی مسمیٰ اجیگرت نے سو گائے کے عوض اپنے بیٹے کو قربانی کے لئے بیچ دیا تھا، اور سو .... اور لیکر خود ہی اس کے ذبح کرنے کی خدمت بھی انجام دینے والا تھا، کہ بیٹا دیوتاؤں کی مہربانی سے بچ گیا، قربانی کیلئے فروخت ہونے والا اجیگرت رشی کا ہی بیٹا رگوید کے پہلے منڈل میں بیسویں سے لے کر چھبیسویں میں منتر تک کا مصنف ہے، رگوید سے معلوم ہوتا ہے کہ دیوتاؤں کے خوش کرنے اور خود خوشحالی حاصل کرنے کا سب سے مؤثر اور قوی ذریعہ قربانیاں ہی تھیں، قربانیاں کچھ تو لازمی تھیں، جو مقررہ اوقات میں کی جاتی تھیں، اور کچھ اختیاری تھیں، جو ضرورت کے وقت ہر شخص جب چاہے کر سکتا تھا، رگوید میں کہیں مندروں معبدوں اور عبادت خانوں کا ذکر نہیں آتا، جس سے معلوم ہوتا ہے، کہ ہر شخص قربانیوں کے ذریعہ اور اپنے گھروں میں دعائیں مانگ کر فرائض عبادت بجا لاتا تھا، اس زمانے کے قدیم آریوں میں لوہار، سنار، بڑھئی حجام وغیرہ پیشہ موجود تھے، گھوڑوں سے کام لیتے تھے لیکن ہاتھی کی سواری کیلئے بہت ہی کم استعمال کرتے تھے عام طور پر زراعت ان کا پیشہ تھا، اور گلہ بانی بھی موجود تھی، رگوید کے زمانے کے قدیم آریوں کے تمدن و معاشرت کے متعلق مندرجہ بالا اقتباس و مذکورہ بالا بیان ہی سے کچھ کچھ صحیح قیاس کا موقعہ مل سکیگا۔

رگوید میں دس منڈل اور ایک ہزار اٹھائیس ۱۰۲۸ سوکت یا گیت ہیں اور دس ہزار چار سو دو ۱۰۴۰۲ رچائیں ہیں، ان دس منڈلوں میں دوسرے منڈل سے ساتویں منڈل تک یعنی چھ منڈل زیادہ قدیم اور پروہتوں اور رشیوں کے چھ خاص خاندانوں کے مصنفہ مجموعے ہیں، پھر ان چھ منڈلوں کے بعد نو مختلف مصنفوں کے گیتوں سے پہلے منڈل کا آخری حصہ (سوکت ۵۱ سے ۱۹۱ تک) اور اس کے بعد پہلے منڈل کا ابتدائی حصہ اور آٹھواں منڈل کنوار رشی کے خاندان نے شامل کیا، اور یہی ویدک سبت رشی کہلاتے ہیں اور انہی ساتوں رشیوں کے تصور کی بنا پر آسمان کے سات ستاروں کے ایک مجموعے کو بھی (جسے بنات النعش یا دب اکبر کہتے ہیں) سبت رشی کہنے لگے، نواں منڈل درحقیقت پہلے سات منڈلوں کا انتخاب ہے، جس میں سوم رس کے متعلقہ گیت ایک جگہ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ دسواں منڈل پہلے نو منڈلوں سے غالباً سینکڑوں برس بعد تصنیف ہوا ہے، اس میں بعض ایسی باتوں کا بھی ذکر جو وید کے قدیمی نو منڈلوں کے ساتھ کسی طرح جوڑ نہیں کھاتیں، اس میں بعض جادو کے منتر بھی موجود ہیں، بعض معمولی درجہ کی مراسم، بعض فلسفیانہ خیالات اور بعض بہت ہی ادنیٰ درجہ کی باتیں ہیں، (ماخوذ)

ابی سینیا حبش کی حکومت

چونکہ اٹلی کی خفگی اور جنگی طیاری کی وجہ سے ابی سینیا کا بہت ذکر ہو رہا ہے اس لئے ہم ناظرین تک ابی سینیا کا حال (ایک مسیحی رسالہ سے) نقل کر کے پہنچاتے ہیں۔

کاروبار لوگ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے، عموماً کم علم ہیں اور جو صاحب علم سمجھے جاتے ہیں وہ لالچ پری کے شیدا ہیں، عام قیاس سے ہر صاحب عقل اندازہ لگا سکتا ہے، کہ یہ لوگ کس حد تک اس مد میں آ سکتے ہیں جو خواندہ ہیں وہ سرکاری دفاتر میں کام کرتے ہیں اور باقی قریباً محکمہ جنگ کے ملازم، کیونکہ وہاں یورپین کافی سے زیادہ تعداد میں ہیں، اور ہر ایک کے گھر میں کم از کم ایک دو خادموں کا ہونا لازمی امر ہے، ہمارے ہندوستانی بھائی بھی کافی ہیں، اگرچہ پنجابی صرف دس پندرہ کی تعداد میں ہوں گے، مگر گجراتی کافی ہیں، ان میں "محمد علی اینڈ کو" نمایاں طور پر شہرت رکھتے ہیں، یہی ایک فرم ہے جو ابی سینیا کے چپہ چپہ میں اپنی جائداد سکنی رکھتی ہے ان کے سینکڑوں ملازم ہیں، لاکھوں روپیہ کا بیوپار کرتے ہیں، شہنشاہ تفری خاص خاص موقعوں پر ان کے ہاں جلوہ افروز ہو کر عزت بخشتے ہیں، ملک کی تجارت ہندوستانیوں اور یوروپینوں کے ہاتھ میں ہے، اور حبشی محض ان کے گھریلو نوکر ہیں، یا کوئی اکاد کا شامت کا مارا ان کے کارندے کی حیثیت میں کام کرتا ہے۔

اب یہ لوگ کچھ نہ کچھ ہنر سیکھ رہے ہیں، کھڈی کا کام بھی کرتے ہیں، اور عموماً اپنے دوپٹے بنتے ہیں، درزی کے کام میں عام لوگ دلچسپی لے رہے ہیں اور عدیس بابا میں جابجا سنگر سوئنگ مشین پاؤں سے چلانے والی نظر آنے لگی ہے، یہ مشین اقساط پر خرید کر کے گزارہ کرتے ہیں، یا کوئی مالدار چند ایک مشینیں خرید کر کچھ درزی ملازم رکھ لیتا ہے، عدیس بابا میں ایک خاص جگہ ہے جہاں یہ لوگ مشین چلاتے اور کپڑا سیتے ہیں، یہ جگہ بھی اچھی دلچسپ ہے کیونکہ مشینوں کی آواز ایک اچھی فیکٹری کی مشینوں کی آواز سے مشابہ ہوتی ہے۔

ترکھان اور لوہار بھی مل جاتے ہیں، کام کی کچھ نہ پوچھئے کہ آیا ہماری تسلی کے مطابق کر سکتے ہیں یا نہیں البتہ وہ حبشی عقل کو ضرور استعمال میں لا رہے ہیں اسی طرح معمار بھی دستیاب ہو جاتے ہیں، یوں تو وہاں ہر ایک قسم کا آدمی مل جاتا ہے، کمی کسی چیز کی بھی نہیں، لوہار اپنی بھٹی گرم کر کے کیل ویل ٹھونک لیتا ہے، اور سب کی حسب منشا کام چلا کر مکینیکل انجنیئر بن بیٹھتا ہے، ترکھان بھی کسی حبشی دروازہ کے کواڑ کو چھیل کر مونچھوں پر تاؤ دے لیتا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک اعلیٰ استاد ہے، یہی دوسرے پیشہ وروں کا حال ہے البتہ کسی حبشی آدمی کو موچی کا کام کرتے نہیں دیکھا بلکہ غیر ملکی ارمنی اور یونانی ان کی یہ کمی پوری کر رہے ہیں اور خوب منافع لیتے ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ ان کی زندگی کا دارومدار کس چیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر ہے، جب کہ تجارت اغیار کے ہاتھوں میں ہے اور نیز تجارت بھی تبھی قائم ہو سکتی ہے، جب مختلف ملکوں کی اشیاء کا باہم تبادلہ ہو، ضروری ہے کہ یہ ملک بھی کچھ نہ کچھ برآمد کرتا ہو، چونکہ ملک میں بارش کافی ہی زیادہ ہوتی ہے، زمین نہایت ہی زرخیز ہے، اس لئے لوگ اپنے گھروں میں مکی اور دیگر اشیاء مثلاً سرخ مرچ یا کوئی سبز ترکاری بو دیتے ہیں، صرف ان کو اپنے ہاتھ سے ایک دفعہ زمین کے اوپر کی مٹی کو نیچے اور نیچے والی کو اوپر کرنا پڑتا ہے، پھر بیج بکھیر دیتے ہیں، پھر نہ پانی کی ضرورت اور نہ کسی دیگر امر کا خیال، وقت مقررہ پر امید سے زیادہ پھل مل جاتا ہے، اور یہ لوگ کچھ گزارہ حاصل کر لیتے ہیں۔

اندرون ملک میں ایک ایک آدمی کے پاس سینکڑوں کی تعداد میں صرف گائے بیل ہوتے ہیں، ان کے علاوہ بھیڑ بکریاں بھی ہوتی ہیں، مال مویشی کیلئے قدرت خود ہی کافی سے زیادہ خوراک کا بندوبست کر دیتی ہے، جانور خوب موٹے تازے دیکھنے میں آتے ہیں، یہ لوگ گھی بنا کر بڑے بڑے مقامات کی طرف بھیج دیتے ہیں، جس طرح ہمارے ہاں دیہات میں کمائے ہوئے چمڑہ کی مشکوں میں پانی بھرا جاتا ہے، اسی طرح کی مشکوں میں یہ لوگ گھی کو بھر رکھتے ہیں، مگر فرق یہ ہے کہ یہ چمڑا اچھی طرح کمایا ہوا نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ گھی میں ایک [illegible] قسم کی بو آتی ہے، یورپین لوگ تو عموماً چربی اور تیل وغیرہ کھانے میں استعمال کرتے ہیں مگر ہندوستانی اس گھی کو خوب گرم اور تقطیر کر کے استعمال میں لاتے ہیں، خاصکر آڈل قوم کا گھی ابی سینیا میں مشہور ہے،

چونکہ گائے بیل کا گوشت بہت ہی زیادہ کھایا جاتا ہے اور یہ جانور جن کو حلال کیا جاتا ہے اس قدر موٹے تازے ہوتے ہیں، کہ ان کے چمڑے کی مانگ دیگر ممالک میں بہت ہوتی ہے، یورپین یہاں کا چمڑہ یورپ کی منڈیوں میں بھیجتے ہیں۔

غیر ممالک کے لوگ چونکہ کافی سے زیادہ سکونت پذیر ہیں، ان کی روزانہ ضروریات کی اشیاء بھی ملک میں درآمد ہوتی رہتی ہیں، جس پر گورنمنٹ قیمت کے مساوی بلکہ زیادہ محصول لگاتی ہے، مثلاً جس چیز کی قیمت جبوتی میں ایک روپیہ ہو وہ عدلیس بابا میں دو بلکہ سوا دو روپیہ میں بکے گی۔

جو چیز سب سے زیادہ برآمد ہوتی ہے وہ یہاں کی کافی ہے، اب یہ چیز ملک کے ہر حصہ میں کاشت کی جاتی ہے اول اول ابی سینیا کے صوبہ کافا کی پیداوار تھی، اور اس نے اپنا نام بھی اپنی جائے پیدائش سے حاصل کیا، جتنی ملک ابی سینیا میں کاشت کی جاتی ہے شاید ہی کسی اور ملک میں ہوتی ہو، یہ تمام دنیا میں مشہور ہو چکی اور تمام یورپ کو یہاں سے بھیجی جاتی ہے، ابی سینیا سے صرف چمڑہ، کافی، اور قدرے گھی ہی برآمد ہوتے ہیں، باقی تمام اشیاء کی نمک سے لے کر سوئی تاگے تک اس ملک میں درآمد ہوتی ہے،

پیداوار

چونکہ زمین نہایت ہی زرخیز ہے اسلئے ہر قسم کی پیداوار خواہ تھوڑی مقدار میں ہو یا زیادہ دیکھنے میں آتی ہے، ان اشیاء سے ملک کی آب وہوا کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ زمین کی زرخیزی کے علاوہ آب وہوا کا اثر نباتات پر بہت ہوتا ہے، زمین کی زرخیزی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بارش ہونے سے زمین جب گیلی یا نمدار ہو جاتی ہے تو چلنا بالکل محال معلوم ہوتا ہے، یعنی زمین اس قدر لیسدار ہے کہ پاؤں اُٹھانا مشکل ہو جاتا ہے، کیونکہ اُٹھانے سے پاؤں ایک ایک سیر بوجھل ہو جاتے ہیں مگر افسوس لوگ اس قدر کاہل ہیں، کہ قدرت کی سب نعمتوں سے خود کو محروم کئے جا رہے ہیں، اگر لوگ محنتی اور جفاکش ہوں تو دیگر ممالک سے زیادہ مالدار ہو سکتے ہیں، معدنیات بھی ہر قسم کی پائی جاتی ہیں، مگر ان سے ابھی ملک حبش کے باشندے فائدہ اُٹھانے سے قاصر ہیں، کیونکہ ان کا دائرہ علم جیسا کہ مذکور ہو چکا بہت تنگ ہے، پھر دوسرے یہ کسی غیر قوم کے آدمی پر اعتبار نہیں کرتے کہ وہ ان کے لئے ایسے کام کرے۔

نباتات میں سے یہ اشیاء میرے اپنے دیکھنے میں آئی ہیں، گندم، جو، نخود، مکی، مونگ، ماش، مٹر، توریا، تل، سبز ترکاری قریباً ہر قسم نیشکر، روئی اور پھل بھی مختلف اقسام کے جو یہاں ہوتے ہیں، جن میں کیلا اور ایک قسم کا مالٹا بافراط ملتے ہیں، زمین روئی کے اس قدر قابل ہے کہ احاطہ بمبئی اور برار کی زمینوں کو مات کر رہی ہے بالکل کالی سیاہ، مگر ایک یورپین نے گورنمنٹ سے واحد اجارہ لے رکھا ہے، نہ ہی وہ خود کاشت کرتا ہے اور نہ ہی زیر شرائط کوئی اور کاشت کرنے کا حق رکھتا ہے اگر کوئی پوشیدہ طور پر کرے تو مجرم گردانا جاتا ہے۔"

(المائدہ)

چین میں اسلام

چین کے پہلے مبلغ صحابی رسول تھے

اسلام چین میں سمندر کی راہ سے جنوب سے اور خشکی کی راہ سے شمال مغرب سے داخل ہوا، سنہ ۶ ہجری (۶۲۸ء) میں پہلا مسلم مبلغ وہاب بن ابی کبشہ چین میں آیا، کینٹن تک جہاز سے اور پھر چانگان تک جسے اب شیان کہتے ہیں، خشکی سے، چینی روایات میں ابن ابی کبشہ کا نام مختلف طریقوں سے درج ہے مثلاً سرتا اور ساکایا جس سے معلوم ہوتا ہے، کہ وہ صحابی رسول تھے چین کے مسلمان احترام و محبت کی بناء پر ان کو سید وقوص یا وقوص بابا کہتے ہیں، اکثر انہیں "پہلا بابا" بھی کہتے ہیں، یہ رسول اکرم صلعم کے ایک فرستادہ کی حیثیت سے خاندان سوئی کے پہلے شہنشاہ کائے ہوانگ کے دربار میں دعوت اسلام پیش کرنے کی غرض سے آئے، ان کے ساتھ ان کے تین شاگرد اور بھی تھے، جو "دوسرا بابا" "تیسرا بابا" اور "چوتھا بابا" کے نام سے مشہور ہیں۔ شہنشاہ نے اعزاز و اکرام کے ساتھ کینٹن میں ان کا استقبال کیا، ایک مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دی، نیز حدود سلطنت کے اندر ارکان مذہب کی آزادانہ بجا آوری کا حق عطا کیا، اپنے مشن کی تکمیل کے بعد ۶۳۲ء میں وقوص بابا شہنشاہ کے جواب کے ساتھ عرب واپس گئے، لیکن وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم کا وصال اسی سال ہو گیا تھا، یہ معلوم کرنے کے بعد وہ فوراً ہی چین کی طرف روانہ ہو گئے، اور اب کی بار اپنے ساتھ قرآن پاک کی ایک جلد لیتے گئے، علاوہ ازیں اس سفر میں چالیس مسلمان بھی ساتھ تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین میں پہلی مسجد کی تعمیر

خاندان سوئی کو شکست دیکر خاندان تانگ نے سلطنت پر قبضہ کر لیا تھا، لیکن جدید شہنشاہ کے دربار میں بھی وقوص بابا کا اثر بہت کافی پڑا، کیونکہ نئے خاندان کے پہلے شہنشاہ نے نہ صرف ——— وہ حقوق قائم رکھے جو شہنشاہ کائے ہوانگ نے عطا کئے تھے، بلکہ سلطنت کے خزانہ سے کینٹن میں ایک مسجد بھی تعمیر کرادی جو کینٹن بلکہ چین کی پہلی مسجد تھی، اس مسجد کا نام ہوئی شین مسجد یعنی مسجد یادگار نبی کریم صلعم تھا، یہ شہر کی چہار دیواری کے اندر تعمیر کی گئی تھی، اور اس کا مینار ایک سو ساٹھ فٹ بلند تھا، سنہ ۱۲ھ (سنہ ۶۳۳ء) میں وقوص بابا نے کینٹن میں وفات پائی، اور شہر کے باہر دفن ہوئے، ان کے مزار کے قریب ایک مسجد بنا دی گئی، ان کے مقبرہ کی زیارت کیلئے چین کے تمام اطراف وجوانب سے لوگ آیا کرتے تھے،

کینٹن میں مسلمانوں کی نوآبادی

ان مسجدوں کے ارد گرد عرب تاجروں کی ایک چھوٹی سی نوآبادی قائم ہوگئی، جن کے تعلقات پڑوسیوں کے ساتھ نہایت خوشگوار تھے معلوم ہوتا ہے کہ چند دنوں تک ان کی ایک علیحدہ جماعت تھی، کیونکہ اس زمانہ کا ایک وقائع نگار لکھتا ہے، شہر کینٹن کے مسلمانوں کا قاضی خود انہی کی جماعت کا ایک شخص ہوتا تھا، اور وہ شہنشاہ چین کے حضور میں اپنے معاملات نہ لیجاتے تھے، مسلمانوں کی یہ جماعت جو کینٹن میں آباد ہوئی، جلد بڑھ گئی، کچھ تو اسوجہ سے کہ لوگ باہر سے آکر اس میں شامل ہوتے گئے، اور کچھ اس وجہ سے کہ اُنہوں نے اہل چین سے شادی بیاہ کے تعلقات قائم کر لئے، اور ان کو مسلمان کرنے لگے، اُنہوں نے ہسپتال اور مدرسے قائم کئے اور رفاہ عام کی دوسری ضروری عمارتیں مثلاً کاروان سرائے وغیرہ تعمیر کرائیں، کنوئیں اور نہریں بھی بنوائیں۔

عرب اور چین کے تجارتی تعلقات

سمندر کے ذریعہ عرب اور چین کے تجارتی تعلقات پہلے سے قائم تھے، زیادہ تر عرب ہی سے ہو کر شام اور بحیرہ روم کے مشرقی بندرگاہوں میں مشرق کا مال پہنچتا تھا، عربوں نے اس تجارت کو چین ایران اور خلیج فارس کے درمیان بہت فروغ دیا، تجارت ہی کے فروغ کی بنا پر شروع کے مسلمانوں کو چین میں ایک اہمیت حاصل ہوگئی اور تجارت ہی کے سلسلہ میں اول اول ان کا ذکر چینی تاریخوں میں آتا ہے۔

جو مسلمان اول اول چین میں آکر آباد ہوئے ان کی تبلیغی سرگرمیاں کینٹن ہی تک محدود نہ تھیں، تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہانگ کاؤ بھی پہونچے، جو چین کا "شہر گلستان" اور صوبہ چیکیانگ کا پایہ تخت تھا، اور اس کے بعد ساحلی شہروں نیز اندرون ملک کے متعدد شہروں میں جاکر آباد ہوئے، خاندان تانگ کے پہلے شہنشاہ کے عہد میں اُنہوں نے ایک مسجد بھی تعمیر کی، جس کی تکمیل سنہ ۹ھ (سنہ ۶۳۰ء) میں ہوئی۔

مسلمانوں کی مراکز

صوبہ شنسی کا پایہ تخت سیان جو چینی نسل کا اصلی گہوارہ تھا بتدریج چین میں مسلمانوں کا مرکز بن گیا، اور اس کی یہ مرکزیت اس وقت تک قائم ہے، یہ تین طرف قدرتی حصار سے محفوظ ہے، اور اس کے شمال میں چین کی عظیم الشان دیوار ہے، یہاں مسلمانوں نے مسجدیں اور مدرسے تعمیر کئے یہ مسجدیں آج بھی موجود ہیں اور ابتدائی مسلمانوں کے حیرت انگیز کارناموں کی شہادت دیتی ہیں، سب سے پرانی مسجد جو اس صوبہ کی سب سے بڑی مسجد بھی ہے، سنہ ۱۲۴ھ (۷۴۲ء) میں تعمیر ہوئی تھی، اس کا نام بڑی مسجد ہے، یہ خاندان تانگ کے عہد میں حکومت نے بنوائی تھی، اس کی دیواروں پر قدیم عربی اور چینی عبارتیں اب تک ملتی ہیں، حال تک یہ مسجد حکومت کے زیر نگرانی تھی اور اس کی مرمت بھی حکومت ہی کی طرف سے ہوا کرتی تھی۔

تاجروں کے ذریعہ تبلیغ دین

شروع کے مسلمان تاجر صوبہ شنسی ہی میں جاکر آباد ہوئے اور وہیں اُنہوں نے تبلیغ دین کا آغاز کیا، اس صوبہ کی آبادی آج چوراسی لاکھ پچاس ہزار ہے، جس میں نصف سے زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہے، مسلمانوں کا دوسرا مرکز جوانگ کاؤ جو صوبہ فوکین کا ایک مشہور ضلع تھا، اور جہاں آج بھی مسلمان بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں، یہ صوبہ چین کے مشرقی ساحل پر واقع ہے، اور اس کا بیشتر حصہ پہاڑی ہے زمین زیادہ رتیلی ہے، تانگ اور لنگ خاندانوں کے دور میں مسلمان یہاں آکر آباد ہوئے، ان کا خاص پیشہ زراعت تھا، اور خصوصیت کے ساتھ جلیبہ کی کاشت کرتے تھے، چوان کاؤ میں بھی اُنہوں نے ایک مسجد تعمیر کی، اگرچہ اس مسجد کی تکمیل کی صحیح تاریخ نہیں معلوم، تاہم اتنا معلوم ہے کہ سنہ ۳۹۹ ہجری (سنہ ۱۰۰۹ء) میں اس کی مرمت حکومت کی طرف سے ہوئی تھی، اس کا نام "طاہر مسجد" ہے۔ اس کی دیواروں پر قرآن پاک کی سورتیں کندہ ہیں، لنگ فن کی پہاڑی پر ایک قبرستان ہے، جس میں تیسرے اور چوتھے بابا مدفون ہیں، دوسرے بابا کا مزار یانگ کاؤ کے ضلع میں ہے، جو صوبہ کیانگ سو میں واقع ہے، ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے، کہ ابتدائی مسلمان دین ونشر کی اشاعت کیلئے چین کے مختلف صوبوں میں پھیل گئے تھے چین میں اسلام کی تبلیغ ابتداءً تمام تر ان مسلمان تاجروں نے کی جو جنوبی بحیروں سے آئے تھے،

شاہ چین اور خلیفہ منصور

سنہ ۱۳۸ ہجری (سنہ ۷۵۵ء) میں ان ابتدائی مسلمانوں کی تعداد میں ایک خاص سبب سے اہم اضافہ ہوگیا، آٹھویں صدی عیسوی کے وسط میں چین خانہ جنگیوں کا نشانہ بنا ہوا تھا، اور تخت سلطنت کیلئے شاہی خاندان کی دو جماعتیں ایک دوسرے کو برباد کر دینا چاہتی تھیں، بالآخر بہت کچھ قتل وخون کے بعد شہنشاہ سوٹسنگ نے جو خاندان تانگ سے تعلق رکھتا تھا، خلیفہ منصور سے مدد کی درخواست کی، خلیفہ نے دس ہزار مسلمان سپاہیوں کا ایک دستہ شہنشاہ کی مدد کیلئے روانہ کیا، جس نے باغیوں کو شکست دیکر شہنشاہ کو تخت پر بٹھا دیا، اس واقعہ سے شہنشاہ چین اور خلیفہ کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم ہوگئے۔ شہنشاہ نے اس احسان کے بدلہ میں مسلمان سپاہیوں کو چین میں آباد ہونے، زمینیں خریدنے اور چینی عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت دیدی، اس کے بعد اسلام کے مبلغ چین کے شمال مغربی حصہ یعنی قنصو اور شنسی کے صوبوں میں بکثرت جانے لگے، جہاں آج بھی چینی مسلمانوں کی اکثریت پائی جاتی ہے، چین میں مسلمانوں کا شمار ساٹھ کروڑ ہے اس کا تقریباً تین چوتھائی حصہ انہی دونوں صوبوں میں آباد ہے۔

چینی اور اسلامی سلطنتوں کے تعلقات

چینی اور اسلامی سلطنتوں کے درمیان جو دوستانہ تعلقات قائم ہوگئے تھے۔ وہ سیاسی تعلقات کے قائم ہو جانے سے اور زیادہ مستحکم ہوگئے، ہر ایک نے دوسرے کے دربار میں ایلچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفیر بھیجا، چینی تاریخوں میں ان بہتیرے موقعوں کا ذکر ہے جب مسلم سفراء خلیفہ کی طرف سے تحفے لیکر چین میں آئے تھے، ان تعلقات سے نیز تجارت کے فروغ سے جو ان تعلقات کی وجہ سے حاصل ہوا، مسلمان تاجروں کی تبلیغی سرگرمیوں میں بڑی سہولتیں پیدا ہو گئیں، ان تاجروں کی ایک بڑی جماعت ماوراالنہر اور عرب سے چین میں آئی تھی، چینی وقائع نگار اس زمانہ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ "مغرب سے مسلمانوں کا طوفان اُمنڈ آیا۔ یہ لوگ تین سو میل سے زیادہ فاصلہ اور سو سے زیادہ ملکوں سے آئے، اور پیشکش کے طور پر اپنی مقدس کتابیں لیتے آئے، جو قبول کر کے قصر شاہی کے اُس ایوان میں رکھدی گئیں جو مقدس یا مذہبی کتابوں کے ترجمہ کیلئے مخصوص تھا، یوں اس زمانہ سے ان مختلف ملکوں کے مذہبی مسائل سلطنت میں پھیل گئے۔ اور ان پر علانیہ عملدرآمد ہونے لگا"۔

شاہی خاندان کا قبول اسلام

آٹھویں صدی کے وسط میں مسلمان صوبہ قنصو میں داخل ہوئے، جو اس وقت سلطنت چین میں شامل تھا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس صوبہ میں اسلام کی اشاعت کس حد تک ہوئی، لیکن اتنا معلوم ہے کہ دسویں صدی کے وسط کے قریب وہاں کے خان ساتوک نے اسلام قبول کرلیا، وہ اور اس کے جانشین تیرھویں صدی کی ابتدا تک حکومت کرتے رہے، یہاں تک کہ چنگیز خاں نے ان کی مملکت کا خاتمہ کردیا، اس مملکت کی رعایا میں قوم یوئگر بھی تھی، اور جب ان لوگوں نے ۹۰۷ء یا اس کے قریب اسلام قبول کرلیا تو ان کے جو بھائی بند چین میں آباد تھے، وہ بھی اس دین میں داخل ہو گئے لیکن یہ لوگ اب بھی چینی عورتوں سے شادی بیاہ کرتے رہے البتہ جو بچے پیدا ہوتے تھے ان کی تربیت اسلام کے اصول پر ہوتی تھی، قوم یوئگر کو تجارت کا خاص ملکہ تھا اور وہ تمام وسط ایشیا میں اپنی تاجرانہ دیانت اور راستبازی کیلئے مشہور تھی،

مسلمانوں کی روز افزوں ترقی اور اہمیت

۱۲۵۹ء میں قبلائی خاں چین کے تخت پر بیٹھا اسی کے عہد میں مشہور سیاح مارکوپولو نے چین کی سیاحت کی، وہ لکھتا ہے کہ "میں چین میں جس حصہ میں گیا وہاں کی آبادی میں بت پرست اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پرستش کرنے والے دونوں شامل تھے، اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ "مسلمان تمام ملک میں پھیلے ہوئے تھے اور ان کی جماعت کثیر التعداد اور خوشحال ہو گئی تھی، ان میں تاجر، کاریگر، سپاہی اور دوسرے ملکوں سے آکر آباد ہو جانے والے ہر طرح کے لوگ شامل تھے۔ قبلائی خاں نے اپنے عہد حکومت میں عبدالرحمٰن، سید اجل، اور سید احمد کو یکے بعد دیگرے مالیات شاہی کا صدر مقرر کیا تھا، اس نے دوسرے بڑے بڑے عہدے بھی مسلمانوں کو دیئے تھے، اور پایہ تخت پیکن میں ان کے لئے ایک شاہی مدرسہ قائم کیا تھا، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمانوں کی اہمیت روز بروز بڑھتی جاتی تھی، لیکن مسلمانوں کے ساتھ قبلائی خاں کا یہ برتاؤ صرف اسی حد تک محدود نہ تھا بلکہ شروع ہی سے چین کے مسلمان خوشحال تھے اور انہیں حکومت کی اعانت حاصل تھی، انہیں وہ تمام حقوق و مراعات حاصل تھے، جن سے ملک کے دوسرے باشندے مستفید ہوتے تھے، حکومت کا کوئی عہدہ ان کے لئے مسدود نہ تھا، وہ صوبوں کے گورنر بھی ہوتے تھے فوج کے جنرل بھی ہوتے تھے، مجسٹریٹ اور وزیر بھی ہوتے تھے، اور پھر حکومت اور رعایا دونوں کے نزدیک یکساں طور پر معتمد اور معزز تھے، چینی تاریخوں میں مسلمانوں کا نام نہ صرف مشہور فوجی اور ملکی افسروں کی فہرست میں ملتا ہے، بلکہ مختلف حرفتوں اور علم و فضل کی مختلف شاخوں مثلاً ریاضی و ہیئت وغیرہ میں بھی وہ ممتاز نظر آتے تھے

کتاب فلسفۂ فلاسفر کی تلف کرنے کے متعلق ضروری اعلان

نظارت تالیف و تصنیف قادیان کے نوٹس میں یہ بات آئی تھی، کہ کتاب فلسفۂ فلاسفر جو میاں اللہ دین صاحب احمدی المعروف فلاسفر نے کچھ عرصہ ہوا، لطائف کی صورت میں لکھی تھی اور پروپرائٹر صاحب کتاب گھر قادیان نے اسے شائع کیا تھا۔ اس میں بعض باتیں خلاف اخلاق اور خلاف تعلیم احمدیت اور دل آزار پائی جاتی ہیں، اس پر نظارت تالیف و تصنیف نے اس بارے میں تحقیق کر کے اس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور رپورٹ پیش کی جس پر حضور نے مندرجہ ذیل ارشاد صادر فرمایا ہے، جو بغرض اطلاع عام شائع کیا جاتا ہے،

"میں نے رسالہ فلسفۂ فلاسفر دیکھا، اس میں بعض لطائف ایسے ہیں، جو مسلمانوں، مسیحیوں، سکھوں اور ہندوؤں کی دل آزاری کا موجب ہیں، اور بعض ایسے ہیں، جو عام اخلاق کے معیار سے بھی گرے ہوئے ہیں اور یقیناً اس کتاب کا احمدی جماعت کی طرف منسوب ہونا اس کے لئے سامانِ ندامت پیدا کرنے کا موجب ہے، اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ کتاب چھپوانے والے احمدی کتب فروش کو سمجھا کر ان سے اس کتاب کے سب نسخے لے کر جلوا دئے جائیں، اور اخبارات سلسلہ میں اعلان کیا جائے، کہ اس کتاب کو ہم نہایت ناپسندیدگی سے دیکھتے ہیں اور احمدی اخلاق کو مدنظر رکھتے ہوئے امید کرتے ہیں کہ جماعت کا کوئی فرد اس کتاب کو نہ خریدیگا اور نہ گھر میں رکھے گا، اور نہ فروخت کرے گا، جن جن کے پاس یہ کتاب ہو، وہ اسے تلف کردے"۔

(دستخط حضرت امیر المومنین)

سُنا گیا ہے کہ سب کتابیں تلف کردی گئی ہیں۔

تپ دِق کی مجرّب دوائی

تپ دق بہت ہی موذی مرض ہے کیونکہ یہ بطور موروثی ہو کر خاندانوں کے خاندان ہی تباہ کردیتا ہے اور آجکل اس مرض کی عام شکایت ہے اگر اول اور دوم درجہ میں "اکسیر دق" کا باقاعدہ استعمال کیا جائے تو یقیناً مرض جاتا رہتا ہے اور جن گھروں میں یہ مرض ورثہ میں قرار پا گئی ہے، اگر حفظ ماتقدم کیلئے اس دوا "اکسیر دق" کا استعمال کرایا جائے تو اس موذی مرض سے پوری حفاظت ہو سکتی ہے، یہ دوا ہمارے خاندان میں کئی پشتوں سے چلی آتی ہے، اور پنجاب کے اکثر اضلاع میں اسکی غیر معمولی شہرت ہے اعضائے رئیسہ و شریفہ کی زائل شدہ طاقت کو بھی واپس لانے کے لئے یہ بہترین چیز ہے، خوراک دن میں تین دفعہ تین تین رتی بہمراہ سادہ پانی، قیمت فی شیشی جس میں تخمیناً ایک اونس کے قریب دوائی ہے صرف چھ روپے (۶ ؎)

ملنے کا پتہ:- حکیم سید زین العابدین عرف ننھے شاہ سابق طبیب ریاست فرید کوٹ، حال راجہ سانسی، ضلع امرتسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کے متعلق ایک شریف و معزز ہندو کے خیالات

حال ہی میں رائے بہادر چھوٹے لال ورما ڈپٹی کمشنر وردھا نے ایک شاندار و کامیاب جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے جو یوم النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تقریب پر منعقد ہوا تھا، ایک عمدہ خطبہ پڑھا، جس سے صاحب موصوف کی وسعت قلب، بے تعصبی و شرافت نفس ظاہر ہوتی ہے۔

اس خطبہ میں لائق صدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ابتدائی و تبلیغی حالات سادہ و دلنشیں طریقہ سے بیان کر کے حضور کے مکارم اخلاق خصوصاً رحم و شفقت اور عفو و درگذر کے واقعات موثر طریقہ سے بیان کئے ہیں۔ اسی سلسلہ میں آپ نے اسلام کے محاسن کے متعلق حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

آپ کو معلوم ہوگا، کہ کن اعلیٰ اصول پر اسلام کی بنیاد ڈالی گئی ہے اور کس طرح ایک جاہل و ناخواندہ قوم خدا پرست و بہادر بن گئی، سوال پیدا ہوتا ہے، کہ اسلام کیوں دنیا کے مختلف حصوں میں پھیل گیا؟ محض اپنی خوبیوں کی وجہ سے!

ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اسلام کے پلیٹ فارم پر سب چھوٹے بڑے برابر ہیں۔ دوسرے اس مذہب میں خدا پرستی کا ایک نہایت سیدھا سادہ طریقہ ہے، نماز کا وقت ہوا، کہیں بھی جانماز بچھا دی اور اس کی عبادت شروع کر دی ——"

مجھے مسلمانوں کے تیوہاروں میں رمضان سب سے بہتر معلوم ہوتا ہے، روزہ رکھنے سے جسم کی غلاظت صاف ہو جاتی ہے اور تندرستی اچھی رہتی ہے، دوسرے مطلب یہ ہے کہ امیر یہ سمجھ جائیں، کہ بھوک پیاس کسے کہتے ہیں۔

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غریبوں سے خاص رغبت تھی، آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ الفقر فخری، عید کی نماز سے پہلے ڈھائی سیر غلہ خیرات کرنا ثواب سمجھا جاتا ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ امیروں کو تو آج کے دن روزہ کھولنے کے بعد عمدہ عمدہ چیزیں ملیں گی مگر وہ غریب جو کھانے کے محتاج ہیں کم از کم آج سیر ہو کر کھا لیں، اس کے بعد آپ نے پر اثر الفاظ میں ہندو مسلمانوں کو باہمی مصالحت اور حسن سلوک کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"آج حضرت محمد کی پیدائش کی خوشی کا دن ہے، کیا ہی خوشی کا باعث ہو کہ ہم ہندو اور مسلمان مل کر یہ عہد کر لیں کہ ہم ہمیشہ اتحاد رکھیں گے نہ چوبیس کروڑ ہندو مسلمانوں کو اس ملک سے باہر کر سکتے ہیں، اور نہ آٹھ کروڑ مسلمان ہندوؤں سے لڑ سکتے ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ ہم آپس میں مل جل کر ایسا کام کریں، جس سے ملک کی بہتری ہو"

آخر میں آپ نے فرمایا:۔

میں اپنے مسلمان بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس جلسہ کی صدارت کا مجھے اعزاز بخشا، ہمیں چاہئے کہ ہم ایسے بہت سے جلسے منعقد کریں، جن میں ہندو مسلمان شامل ہوں اور اتفاق باہمی بڑھے۔

یہ خیالات جو معزز صدر نے ظاہر کئے ہیں ہر امن پسند و شریف انسان ان کی تائید کرے گا، لیکن ہندوستان کی فضا ایسی خراب ہو چکی ہے کہ جب تک سر برآوردہ ہندو مسلمانوں کی ایک مستقل جماعت اس مقصد کے لئے مسلسل جد و جہد نہ کرے، کامیابی نہیں ہو سکتی، اس سے زیادہ ہندوستان کی بدنصیبی اور کیا ہوگی، کہ جب کبھی ملک میں ذرا سکون ہوتا ہے، تو کوئی نہ کوئی واقعہ ایسا ضرور پیش آ جاتا ہے، (مثلاً مسجد شہید گنج کا واقعہ) جو آتش عناد کو مشتعل کر دیتا ہے، وہ آج کسی تشریح و توضیح کا محتاج نہیں جس ملک میں ایسے ناعاقبت اندیش لوگ موجود ہوں، جن کو اپنی ہم وطن و ہمسایہ قوم یعنی مسلمانوں کی عبادت گاہوں کے ڈھا دینے میں بھی تامل نہ ہو، کیا وہ ملک ترقی و آزادی حاصل کر سکتا ہے۔

بڑے بڑے آزاد جو قوم پرستی کے مدعی ہیں اس واقعہ کو دیکھتے ہیں، سنتے ہیں اور اس کے نتائج سے بھی واقف ہیں، مگر اپنے ہم مذہب عوام میں ہر دلعزیزی اور جھوٹی عزت حاصل کرنے کا شوق انہیں اس کی اجازت نہیں دیتا، کہ اس شرمناک اور لائق صد ہزار نفرین واقعہ پر اپنی بیزاری کا اظہار کریں۔

جس ملک کے لیڈروں اور عوام کی یہ ذہنیت ہو اس کیلئے فطرت کا یہ پیام ہے، کہ انتظار کرے! ایک نامعلوم مدت تک انتظار کرے!! ابھی اس کی مصیبت کے دن باقی ہیں۔"

باپ کی نصیحت بیٹے کو

امیر تاجر کے آوارہ لڑکے نے باپ سے پوچھا کہ آپ اپنے کاروبار میں مجھے کب حصہ دار بنائیں گے، باپ نے جواب دیا۔ جب تم اپنی روٹی کما سکو، بیٹا اگلے دن پھرتا رہا، وہ کسی کام کا نہ تھا، اسے نہ کوئی کام ملا نہ اجرت شام کو گھر آ کر ماں سے کہا۔ اس نے پیار سے ایک روپیہ نکال کر دیا۔ بیٹے نے وہ روپیہ باپ کو دکھایا اور کہا میں آج یہ کما کر لایا ہوں، باپ نے کہا اچھا اس روپے کو کنوئیں میں ڈال دو، بیٹا وہ روپیہ کنوئیں میں پھینک کر چلا آیا۔

اگلے دن باپ نے اس کی ماں کو کسی جگہ بھیج دیا اور بیٹے سے کہا، آج کچھ کماؤ تو جانیں، بیٹا سارا دن ادھر ادھر پھر کر شام کو گھر آیا اور بہن سے ایک روپیہ لے کر باپ کے پاس گیا، باپ نے پھر کہا کہ اس روپے کو کنوئیں میں پھینک دو، بیٹا پھینک کر چلا آیا۔

دوسرے دن باپ نے اس کی بہن کو بھی کسی جگہ بھیج دیا اور کہا کہ آج کما کر لاؤ تو کل تمہیں کاروبار کا منیجر بنا دیں، بیٹا ادھر ادھر پھرا، اسے کوئی کام نہ ملا، گھر پر بھی کوئی نہ تھا، آخر وہ ایک ٹوکری لے کر مارکیٹ میں گیا، وہاں ایک شخص نے سامان خرید کر اس کے سر پر رکھا اور گھر کو چلا، سامان بھاری تھا، امیر کے لڑکے کو بوجھ اٹھانے کی عادت نہ تھی، پسینہ پسینہ ہو گیا اور مشکل سے بوجھ اس کی جگہ پہنچایا: اسے چار آنے مزدوری کے ملے وہ لے کر باپ کے پاس گیا اور کہا، آج یہ کمایا ہے، باپ نے کہا اچھا اسے کنوئیں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھینک آؤ۔

بیٹے نے غصہ میں آکر کہا کہ میری کمر اور گردن اس جوتی کیلئے دوہری ہوگئی۔ آپ کہتے ہیں، اسے کنوئیں میں پھینک آ، یہ کبھی نہ ہوگا،

عقلمند باپ مسکرایا اور کہا کہ اب تم کاروبار میں حصہ لینے کے قابل ہوئے ہو، تمہیں معلوم ہوگیا کہ وہ دولت جسے تم ہمیشہ بے دردی سے صرف کرتے تھے کس مشکل سے کمائی جاتی ہے۔

چھوٹی باتوں کے بڑے نتائج

(۱)

ایک نوجوان ایک افسر سے وقت مقررہ پر نوکری کے لئے ملنے کیلئے جارہا تھا، جب وہ بازار میں سے گزر رہا تھا، تو ایک عورت نے اپنے گھر کے برتنوں کے دھونے کا گندہ پانی اپنی چھت سے اس پر ڈال دیا، اس کے کپڑے گندے پانی سے تر بتر ہوگئے، اس لئے اس کو کپڑے بدلنے کیلئے گھر واپس جانا پڑا، جب وہ کپڑے بدل کر افسر کے پاس پہونچا، تو وقت ہوچکا تھا، اس نے اس کی بجائے ایک اور شخص کو ملازم رکھ لیا، عورت کی تھوڑی سی لاپرواہی کا اس نوجوان اور اس کے پریوار کے لئے کیسا خوفناک انجام!!

(۲)

سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں پڑھے لکھے اور اَن پڑھ شخصوں کی یہ عادت ہوچکی ہے کہ وہ کیلے کھا کر اس کے چھلکے، خربوزے کھا کر ان کے چھلکے اور آم چوس کر ان کے پھوکڑ شارع عام پر پھینک دیتے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ ہم ایسا کام کرکے دوسروں کے نقصان کے بیج بو رہے ہیں، ایک لنگڑے آدمی نے بتلایا، کہ وہ ایک جگہ سے گزر رہا تھا، اس کا پاؤں ایک کیلے کے چھلکے پر سے پھسل گیا، اسکی ٹانگ میں سخت چوٹ آئی، وہ مہینوں چارپائی پر پڑا رہا، اور ساری عمر کیلئے لنگڑا ہوگیا، اسی طرح ایک اور آدمی بھاری بوجھ لے جارہا تھا، اس کا پاؤں بھی ایک چھلکے پر پھسل گیا، وہ گر گیا، بھاری بوجھ اس کے سر پر آگرا جس سے اس کا سر پھٹ گیا، اور وہیں مر گیا۔ (ماخوذ)

اخبار فاروق نصف قیمت میں

یہ اخبار جو خاص تبلیغی پرچہ ہے، دار الامان قادیان سے مہینے میں چار بار شائع ہوتا ہے، اس میں اندرونی اور بیرونی مخالفین سلسلہ احمدیہ و معاندین اسلام کے اعتراضوں کے نہایت متانت سے مگر دندان شکن جوابات دئے جاتے ہیں، سالانہ چندہ چار روپیہ، اور ششماہی دو روپیہ ہے، اس کی اشاعت بڑھانے کیلئے یہ تجویز کی گئی ہے، کہ جدید خریداران کو مندرجہ ذیل پانچ روپیہ کی کتابوں میں سے جو دوست ایک سال کیلئے خریدار ہوں ان کو دو روپیہ کی اور جو چھ ماہ کے واسطے خریدار ہوں ان کو ایک روپیہ کی کتابیں ان کی حسب پسند **مفت** بطور انعام دی جائیں اس طرح گویا ان کو نصف قیمت میں یہ اخبار ملے گا، پس اگر آپ سال بھر کیلئے خریدار بننا چاہیں، تو ذیل کی کتابوں میں سے دو روپیہ کی اور اگر چھ ماہ کے واسطے خریدار بنیں، ایک روپیہ کی انتخاب کرکے فوراً اطلاع دیں، یہ کتابیں صرف فاروق کے چندہ سالانہ یا ششماہی میں وی پی کی جائیں گی، محصول ڈاک بذمہ خریداران ہوگا۔

یہ رعایت صرف ایک سو جدید خریداران کو ملیگی، اس سے زائد کی تعمیل نہیں ہوگی، جلد درخواست بھیجیں

تبلیغ رسالت - حضرت مسیح موعودؑ کے دو سال ۹۸-۹۹ء کے ان اشتہاروں کا مجموعہ جو حضور نے اتمام حجت کے طور پر اپنی صداقت کیلئے شائع کئے، در جلد قیمت دو روپے (عمار)

تنقید صحیح - مولوی جلال الدین شمس سابق مبلغ دمشق کی تصنیف بابی مذہب کی تردید میں۔ قیمت ۸؍

مباحثہ مونگیر ہر دو حصہ - علاقہ بہار میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کا جو مشہور مباحثہ ہوا تھا، قیمت ۸؍

تجلیات رحمانیہ - مولوی ثناء اللہ امرتسری کے رسالہ شہادات مرزا وغیرہ کا جواب، از قلم باطل شکن مولوی اللہ دتا فاضل جالندھری حال مبلغ دمشق۔ قیمت ۶؍

بٹالوی کا انجام - رئیس المکذبین مولوی محمد حسین بٹالوی کے آغاز و انجام کا پورا نقشہ اور بٹالوی کی متعلق پیشگوئی کا پورا ہونا، قیمت ۴؍

تحفہ مستریاں - مستریان مباہلہ کے فتنہ کا انکشاف اور ان کی دعوت مباہلہ کا مکمل جواب قیمت ۵؍

خطبات ممبر - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے چار ابتدائی تاریخی خطبوں کا مجموعہ جو حضور نے گذشتہ سال احرار اور گورنمنٹ اور احمدی جماعت کے متعلق فرمائے، قیمت ۴؍

چھوت کا بھوت - مسلمانوں کو ہندوستان میں اپنی ہستی قائم رکھنے کیلئے جو کرنا چاہئے، وہ اس میں بتایا گیا ہے، قیمت ۲؍

تنبیہ زبان دراز - آریوں کی تردید میں لاجواب -۱؍

ایک مسلمان کا پیغام سکھوں کے نام ۱؍ **ویدک توحید کا آئینہ** رد آریہ ۲؍ - **ہدیہ قاسم** نظم میں ۱؍ - **ہدایات زریں برائے مبلغین** ۵؍

پتہ:- منیجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

رسالہ رسول جہاں مفت!

انجمن رفیق الاسلام گوڑگانوہ کا تیرھواں رسالہ رسول جہاں شائع ہوگیا ہے، جیبی تقطیع کے ۱۶۰ صفحوں میں دلکش اور سادہ زبان میں سچے موتی بکھرے ہوئے ہیں، رسول پاکؐ کے سوانح مبارک اتنے تھوڑے صفحوں میں اسقدر جامع ملنا مشکل ہیں، ہر ہر سطر سے نئے نئے سبق آپ کی امت کو ملتے ہیں، اور ہر صفحہ میں ترقی کے راز موجود ملینگے، یہ رسالہ ہر مسلمان پڑھے اور دوسروں کو سنائے، مولودوں میں پڑھے، بچوں کو حفظ کرائے، یہ رسالہ پانچ پیسے کے ٹکٹ محصول ڈاک کیلئے بھیجنے پر پتہ ذیل سے مفت ملسکتا ہے اگر سابقہ موجود رسالے رفیق حج اور رفیق نکاح بھی منگانا ہوں تو دو آنہ کے ٹکٹ بھیجئے، یہ رسالے کسی حالت میں بیرنگ اور وی پی نہیں بھیجے جاتے، ایسی کام کرنیوالی انجمن کی امداد ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور صحیح خیرات ہے۔

(مولوی) محمد ظفر (خانصاحب) وکیل گڑگانوہ (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرۂ آفاق ادویات

اکسیر البدن (رجسٹرڈ) دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مصیبت نہیں، اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے آپ آج ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کردیں، کیونکہ دل میں نئی امنگ، اعضا میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور، نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا بس اس اکسیر پر ختم ہے، ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

ڈاکٹر صاحبان اکسیر البدن کو ہی ترجیح دیتے ہیں!

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس اے ایس آئی ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال علی پور کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا ہے، جس کیلئے میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں، براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔"

بڑے بڑے لوگ تو موتی سرمہ کو ہی پسند کرتے ہیں!

کیونکہ ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند وغیرہ، غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے،

قیمت فی تولہ صرف دو روپے آٹھ آنے (عہ۸/)

محصول ڈاک علاوہ

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالی

تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا، گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں فرید حسب ذیل اجزا شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ، کستوری عنبر، یوہمبین وغیرہ۔ اس کے فوائد کے کیا کہنے، ایک ہی لاثانی دوا ہے، اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی و پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔

ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہوجانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بےچینی سستی، اداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضلہ آخری اور یقینی علاج ہے، لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف بیس روپے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی ایک مریض جس کی عمر چالیس سال سے متجاوز ہوچکی تھی اور جسکو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی، استعمال کرائی گئی، دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سنکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی، یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔

اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی، آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے، سفر میں اس کی ایک شیشی آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، اس کے ہر قطرے میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے، سر کے درد، پسلی کے درد، گنٹھیا کے درد، عرق النسا کے درد، معدہ کے درد، جگر کے درد، غرضیکہ جملہ قسموں کے دردوں کیلئے تیر بہدف، ناسور، جلے ہوئے آبلوں، تلی، بخار، ہیضہ، بدہضمی کیلئے اکسیر قصہ کوتاہ۔ قریباً دو صد امراض کا ایک ہی علاج ہے، مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے (عہ۴/)

محصول ڈاک علاوہ

تریاق اعظم کے ذریعہ جان بلب مریض کو شفا ہو گئی

جناب مسٹر خلیل الرحمن صاحب ایرا ایرا برز ویٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے "تریاق اعظم" نامی دوا آپ سے منگوائی، میں اس کی جس قدر بھی تعریف کروں کم ہے، یہ تریاق ہر ایک بال بچہ والے گھر میں ہونا ضروری ہے، میرے پڑوس میں ایک جان بلب مریض کو اس تریاق سے فوراً شفا ہوئی اور ایسی مثالیں بیشمار ہیں، جن میں آڑے وقت میں تریاق اعظم تیر بہدف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثابت ہوئی۔ آپ نے ایسی بہترین دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے، اگر اسے "زندگی کا رہبر" کہا جائے تو بجا ہے، ایک شیشی کلاں جلد بذریعہ وی پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیں۔"

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے، اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے، جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو، زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے، قیمت صرف تین روپے (۳ے) محصول ڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج ہی سے اس کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہے صرف ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ ہے، مفرح دل اور مقوی دماغ، جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اُٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بیچینی گھبراہٹ، سستی، اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو، اس کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کردیگا، ایک ماہ کی خوراک جس میں ۵ اتولہ دوا ہے، قیمت پانچروپے (صہ) محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤگولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، قے، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، کرم شکم، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ، کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے، وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے میں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بینظیر چیز ہے، قیمت صرف دو روپے (عگ) محصول ڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے، پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے، ایک دن گھر کا پائخانہ صاف نہ ہو، تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے، یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو، تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے، اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں؟ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے، ایکسو گولی کی قیمت صرف دو روپے، محصول ڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بُری بلا ہے، علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے، پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے، ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی، قیمت یکصد گولی صرف دو روپے (عگ) محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں، یہ اندر ہی اندر گھُن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے، سر میں درد، چہرہ زرد، طبیعت سرد، ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے، دل اُکتایا ہوا، بھوک مری ہوئی، غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے، ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے اگر اس کی قیمت دس روپے بھی رکھی جاتی، تو بھی تھوڑی تھی، مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اس کی قیمت صرف ۳ے (تین روپے) رکھی جاتی ہے، محصول ڈاک علاوہ۔

بیس سالہ احتلام، جریان اور سُستی جاتی رہی

جناب مہدی خانصاحب تگھال ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ "جو جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی، اس سے اس حد تک فائدہ ہوا، کہ ۲۰ سال کے امراض احتلام، جریان، سستی وغیرہ سب جاتی رہی، اللہ تعالیٰ اس ایجاد کیلئے آپ کو جزائے خیر دے۔"

مچھر پروف

جب رات کو انسان میٹھی نیند سو رہا ہو، تو اس وقت مچھروں کے کاٹنے سے جو بےچینی ہوتی ہے، وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں اور پھر اس کے کاٹنے سے ملیریا بخار جیسا موذی روگ جو انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے لگجاتا ہے۔ ہم نے ایک ایسا تیل ایجاد کیا ہے جس کی بُو سے مچھر اسطرح بھاگتا ہے، جس طرح لاحول سے شیطان، اس کے چند قطرے بدن پر مل لیجئے اور بے کھٹکے میٹھی نیند آرام کیجئے، دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ، محصول ڈاک علاوہ

بال اُڑانیکی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موتی کوڑیوں مول

آٹھ کتب کا اکٹھا سٹ خریدنے والوں سے بجائے ۱ر صہ کے صرف ۸ر ہی

آٹھ کتب کا اکٹھا سٹ خریدنے والوں سے بجائے ۱ر صہ کے صرف ۸ر ہی

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے جس میں ہندوؤں کے کل عقائد (۱) وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ یاترا (۴) جنیئو (۵) مورتی پوجا (۶) سوتک (۷) اوتار (۸) گئو پوجا (۹) مردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے، شری گرنتھ صاحب اور حضرت بابا نانک رحؒ کے اقوال سے یہ ثابت کیا گیا ہے، کہ حضرت موصوف نے ان عقائد کی تردید کی ہے اور اس کے خلاف مسلمانوں کے عقائد کے گورو صاحب دل و جان سے موید تھے، مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز و روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت بابا نانک صاحب (۹) حضرت بابا نانک رحؒ کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے، پھر اخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل و مبسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے، جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام گورو صاحبان کے حامی و مددگار رہے اور سکھوں کے پانی کی جگہ اپنا پسینہ بہایا، اس کتاب کے متعلق ہندوستان کے بیس چوٹی کے اخبارات نے زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بےنظیر کتاب ہے، قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنے (عہ۱۲)

مسلمانوں کے احسان سکھوں پر

مضمون نام سے ظاہر ہے اس میں سکھوں کی مسلمہ کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں مسلمان سکھوں کے ہر آڑے وقت میں کام آتے رہے ہیں، سکھ گوروؤں کے پسینہ کی جگہ مسلمانوں نے اپنا خون بہایا، سکھ گوروؤں کی طرف سے مسلمان ہر مشکل میں سینہ سپر ہوئے، یہ رسالہ اسقدر مقبول ہوا کہ اس کے قیمتی مضمون کو بعض سکھ اخبارات نے بھی مخریہ شائع کیا، ضرورت ہے کہ ایسا رسالہ نہایت وسیع پیمانہ پر شائع ہو تاکہ ہمارے ہمسایہ سکھ بھائی اپنے دوست اور دشمن کو بہتر سمجھ سکیں، قیمت صرف ۵ر محصول ڈاک علاوہ

سکھ اور مسلمان

یہ جناب ایڈیٹر صاحب "اخبار نور" کا وہ لیکچر ہے جو گذشتہ سے پیوستہ سال مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا، اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا، یہ لیکچر اس قدر مقبول عام ہوا، کہ اس کا پہلا ایڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا، ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا، اب دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ سے شائع کیا گیا ہے، سکھوں میں تبلیغ کیلئے بہترین حربہ ہے، قیمت فی کاپی صرف آٹھ آنے (۸ر) محصول ڈاک علاوہ۔

سکھ مسلم اتحاد

یہ جناب ایڈیٹر صاحب موصوف کا وہ لیکچر ہے جو انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر دیا گیا ہے، جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سنا، اب دوستوں کے اصرار پر رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے، اس رسالہ میں از روئے گرنتھ صاحب و دیگر سکھ تاریخی کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر سکھوں کا مضبوط قدموں پر اتحاد ہو سکتا ہے تو مسلمانوں سے ہی، سکھ دوستوں کو دینے کیلئے بےنظیر تحفہ، قیمت صرف آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر، آج تک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے، اس لئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے، اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست جگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سور کے روپ میں (۹) ایشور باونے کے روپ میں (۱۰) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۱) رام اوتار (۱۲) دواپر یگ کے اوتار (۱۳) کرشن اوتار (۱۴) بدھ اوتار (۱۵) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی گواہی وغیرہ وغیرہ، گویا ہندوؤں کی وہ کتب جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں اور آج تک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی، یہ ان جملہ کتب کا نچوڑ ہے، قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔۔

آریہ مذہب کی حقیقت

مارچ ۲۳ء جبکہ آریوں کی طرف سے راجپوتانہ میں ملکانہ ارتداد کا جھگڑا چلا تھا، اسوقت یہ کتاب اس ارتداد کی وبا کو روکنے کیلئے بہترین تریاق ثابت ہوئی تھی، اس کی تاثیر اور اسکی قبولیت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں، کہ مسلم آؤٹ لک، زمیندار، اور ریاست وغیرہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ لکھا کہ آج تک جسقدر کتب اس موضوع پر لکھی گئی ہیں یہ ان سب پر فائق ہے، مجھ سے اجازت لے کر بعض دوستوں نے سندھی اور گجراتی زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا، اب یہ مزید اضافہ کے ساتھ دوبارہ چھپ گئی ہے، پہلے حجم ۸۰ صفحات تھا اب ۱۰۸ ہے، کاغذ، لکھائی، چھپائی سب اعلیٰ ہے، قیمت غیر مجلد ۶ر جو تقریباً اصل لاگت ہے، ضرورت ہے کہ اس مجرب تبلیغی حربہ کی اشاعت نہایت ہی وسیع پیمانہ پر ہو، اسلئے اس کی قیمت اصل لاگت ہی رکھی گئی ہے۔

گائے اور سکھ دھرم ۱ر گورو کی بانی گورمکھی میں ۱ر

یہ آٹھ کتب کا سٹ جسکی قیمت صہ ۱ر ہوتی ہے اکٹھا خریدنیوالوں سے صرف ۸ر ہی محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ :- مینیجر اخبار نور، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)